عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۵ ـ شمارہ نمبر ۷

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

ملکہ کوہسار مری کی سرزمین قادیانیت پر تنگ ہوگئی

امریکہ کی ایک مسلم خاتون کا
عالمی دہشت گرد کے نام خط

بغداد کے نزدیک مدفون دو صحابہ کرام رض کی کرامت

مرزا طاہر کا پاکستان سے

بہاولپور کے پروفیسر کی شانِ رسالت میں دریدہ دہنی

حمد باری تعالیٰ

محمد اکبر خان حمزنی شجاع آبادی اسلام آباد

کس طرح توصیف تیری اب کروں یا ربِ بیاں
ہے کہاں طاقت قلم میں اور نہیں کھلتی زباں

مالکِ کون و مکاں ہے تو ہی ربّ ذوالجلال
تیرے آگے کس کی جرأت ہے کرے جو قیل و قال

رَبِّ اَرِنی کہتے ہی بے ہوش موسیٰؑ کیوں ہوئے
بات کیا حائل ہوئی دیکھا نہ دل بھر کے جمال

جس کو چاہا تو نے رب اس کو لیا فوراً بُلا
اور حریم ناز میں دیدار بھی اس کا کرا

ماسوا تیرے کسے جا کر سُناؤں میں کتھا
الجھنوں کا تو ہی درماں بھی تو ہے میرے خدا

ہو گئی ہیں مجھ سے جو بھی اب خطائیں بخش دے
تیرے ہی آگے ہیں ہر دم یہ دعائیں بخش دے

ناتواں بندہ ہوں تیرا اور پریشاں حال ہوں
جرم عصیاں پہ پشیمانی پشیماں حال ہوں

تیرے الطاف کرم جبکہ ہیں مجھ پہ بے بہا
اور سراپا التجا ہوں تیرے آگے اے خدا

یہ زمین و آسمان کو تُو نے جب پیدا کیا
چاند تاروں اور سُورج سے مزیّن کر دیا

اور اُگایا تو نے سبزہ بھی زمین میں جابجا
تیری حکمت کی نہیں ہے میرے مولا انتہا

کانپتا ہے تیری ہیبت سے یہ اب سارا جہاں
کس کو طاقت ہے کرے جو تیرے آگے کچھ بیاں

نوری و ناری و خاکی جھکتے ہیں در پہ تیرے
جانتا بھی تو تو ہی ہے لیکھ سب اچھے بُرے

تو غریبوں بے کسوں کا والی و ستّار ہے
اور پھر کون و مکاں کا مالک و مختار ہے

اکبرِ خستہ کو بھی اب اپنے پیارے کے طفیل
اس کے دل سے دُور ہی کر دے غم و کلفت کے میل

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

هفت روزه ختم نبوة کراچی

جلد نمبر ۵ شمارہ نمبر ۷
۱۰ تا ۱۶ ذوالقعدہ ۱۴۰۶ھ
مطابق
۱۸ تا ۲۴ جولائی ۱۹۸۶ء

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند	بھارت
مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتیٔ اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید الکار	فرانس

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلسِ ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

بدلِ اشتراک

سالانہ ۱۰۰/ روپے — ششماہی ۵۵/ روپے
سہ ماہی ۳۰/ روپے — فی پرچہ ۲/ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۱۱۹۶۷۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف مہتولی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	گھوٹکی	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد راٹا	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عوف لی اللہ

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اُردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۹۵ روپے

عبدالرحمان یعقوب باوا نے حکیم المحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا دو رکنی وفد تبلیغی دورے پر لندن روانہ ہو گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دو رکنی وفد لندن کے لیے روانہ ہو گیا۔ وفد میں جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی مدیر ہفت روزہ ختم نبوۃ اور فاتح مرزائیت شمشیر بے نیام، شاہین ختم نبوت، الحاج مولانا اللہ وسایا صاحب شامل ہیں۔ یہ دو رکنی وفد برطانیہ کے مختلف شہروں میں عام جلسوں میں ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کے رد میں خطاب کرے گا اور وہاں کے مسلمانوں عوام کو یہ بتائے گا کہ قادیانی فرقہ مسلمانوں اور عالم اسلام کا بدترین دشمن اور سامراجی قوتوں کا آلہ کار ٹولہ ہے۔ بعد ازاں یہ دو رکنی وفد ۲۷ جولائی کو ہونے والی عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کرے گا۔ یہ عالمی کانفرنس مرشد العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی زیر سرپرستی اور پیر طریقت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ، حضرت شیخ العرب والعجم مدنی کے خلف الرشید حضرت مولانا سید محمد ارشد مدظلہ کی زیر صدارت منعقد ہو رہی ہے

سزا یافتہ مجرموں کو اپیل کا حق دینے کا حکم واپس لیا جائے

سکھر (نمائندہ ختم نبوت) صدر مملکت نے چند ایام قبل ایک فرمان جاری کیا ہے کہ مارشل لاء عدالتوں کے سزا یافتہ قاتلوں اور مجرموں کو اپنی سزا کے خلاف رحم کی اپیل داخل کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ ایسی رحم کی اپیلیں صوبائی گورنروں کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔ موجودہ صوبائی گورنران سابقہ صوبائی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹروں کو جن کے عہد میں سزا دی گئی ہو طلب کر کے ایک ایک اپیل پر صلاح و مشورہ کرے گا۔ پھر ایسی رحم کی اپیلیں صوبائی گورنر اپنی رپورٹ کے ساتھ صدر مملکت کی خدمت میں ارسال کرے گا۔ صدر مملکت حاصل شدہ اختیارات کے تحت رحم کی اپیلوں پر فیصلہ صادر فرمائیں گے۔ یہ عظیم اجتماع اس حکم کو لاعلم قرار دیتا ہے۔ قادیانیوں اور ملک دشمن عناصر سے گٹھ جوڑ تصور کرتا ہے۔ مارشل لاء عدالتوں نے سکھر کی مسجد منزل گاہ بم کیس اور ساہیوال کیس میں قادیانیوں کو سزائے موت کا فیصلہ سنایا ہوا ہے۔ سزائے موت پر عمل درآمد اس لیے نہیں ہو رہا ہے کہ قاتلوں نے رحم کی اپیل کر رکھی ہے۔ رحم کی اپیل والی فائل سوچے سمجھے منصوبے کے تحت دبا رکھی ہے۔ تاکہ قادیانیوں کے لیے سازگار حالات پیدا کیے جا سکیں۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ اس حکم کو فی الفور غیر موثر، کالعدم اور منسوخ قرار دیا جائے۔

ضلع سیالکوٹ میں مرزائی خاندان کا قبول اسلام

ضلع سیالکوٹ میں صرف اللہ کے تحصیل اور مرزائیت کے اہم مرکز (داتا زیدکا) کے درج ذیل افراد قادیانیت و مرزائیت سے تائب ہو کر مفتی رشید احمد صاحب خطیب شاہی مسجد پسرور کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔

۱۔ فضل احمد ولد امام دین عمر ۴۰ سال

۲۔ حلیمہ بی بی زوجہ فضل احمد عمر ۵۰ سال

۳۔ شمشاد علی بن فضل احمد عمر ۱۷ سال

۴۔ نجمہ بیگم دختر فضل احمد عمر ۲۱ سال

ساکنان (داتا زیدکا) تحصیل پسرور

اس موقع پر ایک سادہ باوقار تقریب منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا قاری محمد یحییٰ عمس خطیب ادوال مولانا قاری دین محمد خطیب مسجد ختم نبوت قلعہ کالر والا مولانا محمد رفیق صاحب خطیب گوندہ اور نوجوانان شہر نے شرکت کی۔ مفتی رشید احمد صاحب نے اس نو مسلم خاندان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ایمان کی قدر و منزلت پر روشنی ڈالی علاقہ کے مسلمانوں سے ان حضرات سے مخلصانہ برتاؤ کی تلقین کی اور علاقہ کے دیگر قادیانیوں کو بھی قبول اسلام اور ہدایت اختیار کرنے کی دعوت دی۔ نیز شرپسند مرزائیوں کو خبردار کیا کہ وہ اس خاندان کے ساتھ کسی انتقامی کارروائی یا فساد سے باز رہیں۔

قادیانی نمبردار کی چک ۱۷ جنوبی ضلع سرگودھا میں اشتعال انگیزی

مجلس تحفظ ختم نبوت چک ۱۷ ج سرگودھا کا اجلاس زیر صدارت جناب مجید اختر صاحب باٹھ منعقد ہوا جس میں ڈپٹی کمشنر سرگودھا سے متعلق حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔ ہماری مجلس کے خزانچی جناب محمد اسلم فاروقی کی اطلاع کے مطابق غلام احمد نمبردار چوکہ قادیانی ہے بلاوجہ مجھے ڈرایا دھمکایا اور خطرناک نتائج کی دھمکیاں دی ہیں جس سے اس کا مقصد ہمارے کارکنوں کو اشتعال دلانا ہے کہ بدامنی کی فضا برقرار رہے۔ قادیانی جس جگہ بھی پاکستان میں رہائش پذیر ہیں یہ سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت ملک میں افراتفری پھیلا رہے ہیں آج کا یہ اجلاس اس حرکت کی پرزور مذمت کرتا ہے اور آپ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ آپ انہیں ایسی غیر قانونی حرکتوں سے باز رکھنے کی موثر تنبیہ کریں۔

حکومت پاکستان کا برطانوی سفارت خانہ کیوں خاموش ہے

لندن (نمائندہ ختم نبوت) روزنامہ جنگ لندن کی تقریباً روزانہ کی اشاعت میں قادیانی سربراہوں اور ذمہ داروں کے مراسلات شائع ہوتے ہیں جس میں حکومت اور علمائے ربانی کی مخالفت کا زہر اگلا جاتا ہے اور حکومت پاکستان پر گندے اور جھوٹے الزامات عائد کرکے اپنی بے بسی کا رونا رویا جاتا ہے کہیں فساد کو بنیاد بنا کر طنز و تشنیع کا تیر چلایا جاتا ہے تو کہیں جھوٹے الزامات کے ذریعہ عوام الناس کے ذہنوں کو کوم کیا جاتا ہے. قادیانیت کا مطالعہ کرنے والا اس سے بخوبی واقف ہے کہ انہوں نے ہمیشہ ہی اپنی پاک دامنی و شرافت کا ڈھنڈورا پیٹا ہے مگر حقائق و شواہد سامنے آئے تو دنیا کو پتہ چلا کر قادیانیت کسے کہتے ہیں. اس لیے ہم قادیانی سربراہ کو مجرم گرداننے کی بجائے حکومت پاکستان کے برطانوی سفارت خانہ کے منتظمین کو زیادہ مجرم اور قصوروار گردانتے ہیں اس لیے کہ یہ لوگ یہاں پر حکومت پاکستان کے خصوصی نمائندے ہیں جب قادیانی حکومت پاکستان کے ذمہ کوئی بات منسوب کرے تو سب سے پہلی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے کہ وہ تحقیقات کرکے فوراً اس کی تردید کرے. اور بتلائے کہ یہ لوگ غلط الزامات کے ذریعہ حکومت پاکستان کو بدنام کر رہے ہیں اور ان الزامات کی کوئی حقیقت نہیں جہاں تک علمائے ربانی کے خلاف بیان شائع ہوتا ہے تو یہاں پر مقیم علمائے حق و دلائل و براہین حقائق و شواہد کی روشنی میں اس کا جواب مرحمت فرما دیتے ہیں لیکن برطانوی سفارت خانہ حکومت پاکستان پر عائد ہونے والے الزامات کا جواب دینے سے کیوں گریز کرتا ہے. ان لوگوں کی اس کارکردگی سے بہت سے اذہان اس طرح کوم ہوتے ہیں کہ یہ الزامات واقعی برحق ہیں اسی لیے سفارت خانہ جواب نہیں دے رہا ہے. اور یوں حکومت پاکستان کے خلاف ایک ذہن تیار کیا جاتا ہے. ہم حکومت پاکستان سے پر زور اپیل کریں گے کہ اس سلسلے میں کوئی قدم اٹھائے اور یہاں برطانوی سفارت خانہ میں مقیم منتظمین سے صورت حال دریافت کرے. حکومت پاکستان کی تھوڑی سی بے توجہی سے بہت سے فتنوں کا دروازہ کھل سکتا ہے.

کھلابٹ ٹاؤن شپ ہری پور ختم قرآن کے موقعہ پر اجتماع

ہری پور (رپورٹ مولانا ضیاء الحق) ۲۵ رمضان المبارک نماز عشاء کے بعد جامع مسجد رحمٰن کھلابٹ ٹاؤن شپ میں ایک اجتماع بسلسلہ ختم قرآن پاک منعقد کیا گیا. اجتماع سے مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ہری پور کے امیر مولانا قاضی گوہر رحمٰن اور مولانا عبدالحق صاحب نے خطاب فرمایا فضائل قرآن. فضائل رمضان کے ساتھ مسئلہ ختم نبوت پر بھی روشنی ڈالی گئی. مولانا قاضی گل رحمان صاحب نے فرمایا کہ ختم نبوت کے عظیم مشن کے لیے ہم سب کو میدان عمل میں آجانا چاہیئے اب سوچنے کا وقت نہیں ہے اب میدان میں اتر کر عملی قدم اٹھانے کا وقت ہے. قرآن پاک کی تعلیمات کا بنیادی مقصد ہی یہی ہے ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کی ہر طرح سے سرکوبی کی جائے. مولانا عبدالحق صاحب نے فرمایا یہ قادیانی وہ ناسور ہے جو مسلمان کو مسلمان نہیں سمجھتا پاکستان کو آج تک اس غدار گروہ نے تسلیم نہیں کیا ہر نیا

کے عزائم میں یہ بنیادی مقصد ہے کہ اس پاکستان کو ختم کرکے دوبارہ اسے اکھنڈ بھارت بنایا جائے. ملک کے طول و عرض میں جو تخریبی کارروائیاں ہو رہی ہیں یہی گروہ کروا رہا ہے. قادیانیوں کی مسلمان اور پاکستان دشمنی روز روشن کی طرح عیاں ہے لیکن ہمارا حکمران طبقہ پھر بھی غفلت اور لاپرواہی سے کام لے رہا ہے آج تک تمام کلیدی آسامیوں پر مرزائی براجمان ہیں اور زیر زمین مسلمانوں کے خلاف کارروائیوں میں مصروف ہیں.

اجلاس میں چند قراردادیں منظور کی گئیں جن کی عوام نے پر زور تائید کی.

۱ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور تمام مرتدین کو قتل کیا جائے.

۲ مرزائیوں کو تمام کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے اور ان کی جگہ مسلمانوں کو تعینات کیا جائے

۳ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات کو فی الفور منظور کیا جائے.

عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے اندر غیرت پیدا کریں ہری پور شہر میں ڈاکٹر اسلم جہانگیری مرزائی ہے اس سے علاج نہ کرائیں.

ہزارہ پبلک سکول مرزائیوں کا ادارہ ہے اس میں بچوں کو داخل نہ کیا جائے. مرزائیوں سے سوشل بائیکاٹ کیا جائے

جمعیت علماء اہل السنۃ اسلام آباد کے قیام کا اعلان

اسلام آباد کے تمام دیوبندی مکتب فکر کے علماء کرام نے متفقہ طور پر جمعیت علماء اہل السنۃ اسلام آباد کے قیام کا اعلان کیا ہے جس کے عہدے دار حسب ذیل منتخب ہوئے.

سرپرست اول حضرت مولانا محمد عبداللہ

سرپرست دوم حضرت مولانا عبدالغفور

امیر حضرت مولانا عبدالرؤف.

نائب امیر حضرت مولانا عطاء الرحمٰن جیلانی

ضرورت محرر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ ملتان میں ایک محرر کی فوری ضرورت ہے. جو نہایت خوش خط اور املاء پر مکمل دسترس رکھتا ہو قرب و جوار اور علاقہ ملتان کے رہائشی کو ترجیح ہو گی. مشاہرہ بالمشافہ طے کیا جائے گا.

ملک بشیر احمد عفی عنہ. مرکزی خازن

دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ. ملتان

ناظم اعلیٰ قاری عبدالوحید قاسمی

نائب قاری محمد نذیر فاروقی۔

ناظم مالیات حضرت مولانا محمد شریف

مندرجہ ذیل حضرات کو شوریٰ کا ارکان مقرر کیا گیا ہے۔

قاری احسان اللہ۔ حضرت مولانا ممتاز احمد صدیقی۔ حضرت مولانا عبدالرشید لادی، حضرت مولانا نیاز رسول حضرت مولانا عبدالمجید۔ حضرت مولانا عبدالباقی قاری محمد عظیم، قاری محمود الحسن۔

مرزائیت کے مکمل خاتمہ تک ہماری جدوجہد جاری رہیگی

ربوہ نمائندہ ختم نبوت مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ اشرف خیل ہفت روزہ ختم نبوت کے ایڈیٹر جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے جامع مسجد محمدیہ ربوہ میں ۲۰ رجون جمعہ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم مرزائیت کے مکمل خاتمہ تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ اور پوری دنیا میں فتنہ مرزائیت کا تعاقب کریں گے۔ جناب باوا صاحب نے کہا کہ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق کہ اگر قادیانی جماعت چاند پر چلی گئی تو مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین مبلغین وہاں بھی جاکر فتنہ مرزائیت کے خلاف جہاد کریں گے۔ اور کلمہ حق بلند کریں گے۔ باوا صاحب نے کہا کہ ہم انشاء اللہ عنقریب لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم کریں گے۔ اور ہم امریکہ، کینیڈا، افریقہ و دیگر ملکوں کا تبلیغی دورہ کریں گے وہاں جاکر ہم ختم نبوۃ کا پرچار اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کے دجل و فریب کا پردہ چاک کریں گے۔ جناب باوا صاحب نے کہا کہ فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے باطل بھاگ جاتا ہے انہوں نے کہا کہ آپ کے سامنے زندہ مثال موجود ہے ہم سچے ہیں اور حضور کے غلام ہیں ربوہ میں موجود ہیں اور مرزا طاہر جھوٹا تھا بھاگ گیا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ربوہ میں ختم قرآن پاک کی تقریب

ربوہ۔ نمائندہ ختم نبوت۔ حسب سابق امسال بھی جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ جامع مسجد محمدیہ ربوہ مسجد نور السلام ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں نماز تراویح کیلئے جماعت کی طرف سے اہتمام کیا گیا۔ جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ میں قاری محمد اسحٰق نے قرآن مجید پڑھا اور ختم قرآن ۲۵ رمضان شریف کو ہوا۔ قاری صاحب نے فضائل رمضان شریف پر خطاب کیا اور پھر آخر میں دعا کرائی۔

مسجد نور السلام میں قاری عبدالہادی نے قرآن پاک پڑھا اور ختم قرآن مجید ۲۶ رمضان المبارک کو ہوا اس موقعہ پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما قاری شبیر احمد عثمانی نے فضائل قرآن مجید پر خطاب کیا۔

جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ میں قاری شبیر احمد عثمانی نے قرآن مجید پڑھا اور ختم قرآن ۲۷ رمضان کو ہوا ختم قرآن پاک کی تقریب کا آغاز جناب قاری عبدالہادی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور حافظ محمد یوسف صاحب طالب علم نے حضور علیہ السلام کی شان میں نعت پڑھی اور پھر قاری شبیر احمد عثمانی نے فضائل قرآن مجید پر خطاب کیا اور مسلمانوں سے کہا کہ وہ اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم ضرور دیں چونکہ اس بارے میں رحمت عالم محسن انسانیت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ سب سے اچھا اور بہتر شخص وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔

جامع مسجد محمدیہ ربوہ میں مولانا اللہ وسایا مولانا سید ممتاز الحسن شاہ صاحب، مولانا خدا بخش کا خطاب

صدیق آباد۔ نمائندہ ختم نبوۃ جامع مسجد محمدیہ ربوہ میں رمضان المبارک کا پہلا جمعہ مولانا خدا بخش نے اور دوسرا جمعہ مجلس کے مبلغ مولانا سید ممتاز الحسن شاہ صاحب نے پڑھایا ان حضرات نے فضائل رمضان المبارک پر خطاب کیا۔ اور جمعۃ الوداع کے موقعہ پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا صاحب تشریف لائے۔ اور جمعہ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب کے دوران جماعت کے اندرون ملک سرگرمیوں اور کارہائے نمایاں کا تذکرہ کیا اور کہا کہ مرزائیت ایک ناسور ہے اس کے خلاف جہاد جاری رہے گا۔ مولانا نے کہا کہ اللہ رب العزت نے مرزائیت کے مقابلہ میں کسی مسئلہ پر جیسی سو فی صد اور کسی میں پچھتر فی صد اور کسی میں پچاس فی صد کامیابی عطا فرمائی ہے مزید محنت جاری ہے۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے اپنے خطاب میں مرزا طاہر کو مخاطب ہو کر کہا کہ ہم انشاء اللہ آپ کے تعاقب میں عنقریب پہنچ رہے ہیں بہتر یہی ہے کہ آپ راہ حق پر آجائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن ختم نبوۃ کے ساتھ وابستہ ہو جائیں اسی میں آپ کی نجات ہے ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔

خطیب ربوہ مولانا خدا بخش صاحب نے عیدالفطر کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی یہ کہتے ہیں کہ ہم پُرامن شہری ہیں انہوں نے دلائل سے ثابت کیا کہ قادیانی ایک تخریب کار، غنڈہ گرد تنظیم کا نام ہے جو تمام مسلمانوں کی جان و مال کی دشمن ہے مولانا نے کہا کہ اسلم قریشی کو اغوا قادیانیوں نے کیا ساہیوال میں مسلمانوں کو شہید قادیانیوں نے کیا اور سکھر میں نمازیوں پر بم پھینک کر شہید کر دیا گیا اور کہا کہ قادیانی اس قسم کے ظلم و تشدد کرنے کے باوجود اپنے آپ کو پُرامن کہتے ہیں مولانا نے کہا انہیں ظالم تو کہا جا سکتا ہے پُرامن نہیں کہا جا سکتا۔

دوبارہ کلمہ طیبہ تحریر کرنے کے جرم میں تین قادیانیوں کی عبوری ضمانت منسوخ کرکے جیل بھجوادیا گیا!

رپورٹ: محمد متین خالد۔ ننکانہ

قادیانیوں نے اپنی رہائش گاہوں اور عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ تحریر کر رکھا تھا۔ مجلس ہذا نے اے۔سی ننکانہ کو ایک درخواست دی کہ قادیانیوں نے صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کررہے ہیں، لہٰذا کلمہ طیبہ فوراً محفوظ کیا جائے۔ اے سی ننکانہ نے کلمہ طیبہ محفوظ کرنے کے احکامات جاری کردیے پولیس نے فوراً کلمہ طیبہ محفوظ کیا۔ بعدازاں قادیانیوں نے پھر اپنی رہائش گاہوں اور عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ تحریر کرلیا مجلس ہذا نے دوبارہ پھر اے۔سی ننکانہ کو درخواست دی اس درخواست پر تین قادیانیوں کو گرفتار کرلیا، اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی پر مقدمہ درج کرلیا گیا، اس سے پیشتر قادیانیوں نے اپنی عبوری ضمانت کروالی تھی۔ ۷ ارجون کو مقامی مجسٹریٹ چوہدری غلام نبی نے وکلاء کی بحث سن کر فیصلہ دیا کہ چونکہ قادیانیوں نے دوبارہ صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کی ہے لہٰذا ان کی عبوری ضمانتیں منسوخ کی جاتی ہیں۔

- - - - - - - - - -

___ اور انہیں جیل بھجوایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے وکلاء میں سے جناب شیخ حاجی محمد امین، جناب رمضان نظامی، جناب محمد امین بھٹی، جناب برکت علی غیور، جناب کمال الدین ڈوگر، جناب محمد اسلم علی خان، جناب امین چوہدری پیش ہوئے جبکہ قادیانیوں کی طرف سے دو قادیانی وکیل ہونے کے باوجود ایس کے چوہدری، ایم نعیم، زکریا اور حق نواز ملتان وکیل پیش ہوئے۔ قادیانیوں کی ضمانتیں منسوخ ہونے پر پورے شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی رات مساجد میں فروٹ تقسیم کیا گیا اور مجلس کی مزید کامیابیوں کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔

بہاولپور کے پروفیسر کی شان رسالتؐ میں گستاخی

ہم نہایت سوز و درد اور نہایت دکھ کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لاتے ہیں کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ اسلامیات کے ایک لیکچرار ڈاکٹر سلیمان اظہر نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی شان میں ایسی گستاخیوں کا ارتکاب کیا ہے اور مسلمہ تاریخی حقائق کو اس بھیانک انداز میں مسخ کیا ہے جس کی جرأت دشمن اسلام یہودیوں اور مرزائیوں کو شاید ہو سکے۔ اس نے اپنے مقالہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مہاجر صحابہ کا ذریعہ معاش ڈاکہ زنی قرار دیا ہے۔ یہی پر بس نہیں کیا بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ پر مجبوری جبر یا پھیلا کر مقصد براری کا الزام تراشی ہے حضرت مصعب بن عمیرؓ اور دوسرے مبلغین اسلام صحابہ کو جاسوس قرار دیا ہے۔ الغرض اس کا پورا مقالہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی شان میں دریدہ دہنی، ہرزہ سرائی اور گستاخی کی بدترین مثال ہے اس کا یہ مقالہ جو انگریزی میں ہے ۲۴۶ صفحات پر مشتمل ہے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی لائبریری میں موجود ہے اور ہر وقت دیکھا جا سکتا ہے۔

اس گستاخ رسول کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے ہم آپ سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں حکومت سے پرزور مطالبہ کیا جائے کہ اس بدباطن استاد کو تدریسی فرائض سے فوراً علیحدہ کیا جائے، تاکہ یہ بدعقیدہ شخص مسلمان طلبہ کے ذہنوں کو مسموم نہ کر سکے اور اس شخص کے خلاف رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی توہین کے جرم میں مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دی جائے عوام الناس کو اس کے گھناؤنے جرم سے آگاہ کرنے کے لیے خطبات جمعۃ المبارک میں اس مسئلہ پر اظہار خیال فرمائیں اور خطبہ کے دوران اس کی مذمت کی قرار دادیں اور مطالبات حاضرین کی تائید کے ساتھ مقامی و قومی اخبارات کو روانہ کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوتے ہوئے آپ کی ناموس پر ہونے والے حملہ کا تدارک کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

کنری میں قادیانیوں کی شرارت

مسلمانوں کے قبرستان میں ایک کافر قادیانی کو دفن کردیا

چند دن ہوئے کنری کے قادیانیوں نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتے ہوئے شرارت کی کہ اپنا مردہ گنگی دریا مرزائی کو مسلمانوں کے سو سالہ پرانا قبرستان جو اصحاب کے نام سے مشہور ہے رات کے اندھیرے میں دفن کردیا جس سے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی مرزائی مردہ کو نکلوانے کے سلسلہ میں یہاں ایک اجتماع منعقد ہوا جس میں یہ قرارداد منظور کی گئی۔ یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے عموماً کنری ضلع تھرپارکر کی انتظامیہ کے لیے خصوصاً مطالبہ کرتا ہے کہ مرزائی کافر کو کنری اور گرد و نواح کے مسلمانوں کے قبرستان اصحاب سے مرزائی مردہ کی نعش مسئلہ کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے فی الفور نکالا جائے ورنہ حالات کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔ جمعۃ المبارک کے دن تقریباً ۱۵۰۰ سو آدمیوں کے سامنے قرارداد پاس کی گئی تمام لوگوں نے ہاتھ کھڑے کرکے ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ نعش نکالنے کے لیے چند دن کا الٹی میٹم دیا ہے۔

صدائے ختم نبوت

مرزا طاہر کا پاکستان کے خلاف طبلِ جنگ

مدرسہ جامعہ تعلیم القرآن بورسٹل جیل کے طلباء کا ایک تعارف ماہنامہ تدریس القرآن کراچی مئی ۱۹۸۹ء میں شائع ہوا ہے اشفاق احمد کراچی کے ایک کالج میں انٹر آرٹس کا طالب علم تھا۔ اسے حقیقت کی تلاش کا جنون سوار ہوا تو وہ چرچ، مندر، مسجد حتی کہ ربوہ تک جا پہنچا۔ اس کے بعد تدریس القرآن لکھتا ہے۔

"ربوہ میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں تین مرتبہ شرکت کی، ربوہ میں مرزا طاہر سے ملاقات کی۔ اشفاق احمد کو قادیانی بنانے کے لئے طرح طرح کے لالچ دیئے گئے لیکن وہ تذبذب میں تھا۔ اور فیصلہ نہیں کر پا یا تھا۔ کہ ایک شام اس کے دوستوں نے ڈکیتی کا مشورہ دیا اسے لالچ دیا گیا کہ ڈکیتی سے حاصل ہونے والی رقم سے خوب سیر و تفریح کریں گے۔ لہٰذا اشفاق احمد اور اس کے دوستوں نے مل کر ایک شخص سے ناظم آباد کے علاقے میں ایک وی سی آر اور کچھ کیسٹیں چھینی اور فرار ہو گئے لیکن بہت جلد پولیس نے اشفاق اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد وہ بورسٹل جیل پہنچ گیا۔

اس طرح کل تک اس کے جو دوست اسے ربوہ لے جا رہے تھے۔ انہوں نے اسے جیل بھجوا دیا اور وہ آج کل جیل میں محبوس ہے۔ اس کی داستان پڑھنے کے بعد ہمارا ذہن اندرون سندھ ہونے والی ڈکیتی کی وارداتوں کی طرف منتقل ہو گیا۔ جن کی وجہ سے سندھ کے عوام کی زندگی اجیرن ہو گئی اور وہ سرِ شام ہی اپنی دکانوں اور مکانوں کو مقفل کر کے چھپ جاتے ہیں۔

سڑکوں پر رات ہی کو نہیں دن کو سفر کرنا مشکل ہو چکا ہے۔ اندرون سندھ کی انتظامیہ اور پولیس یا تو بے بس ہو چکی ہے یا ان کی ملی بھگت سے ڈاکو دندنا رہے ہیں۔ مذکورہ واقعہ کے پڑھنے سے ہم یہی سمجھ پائے ہیں کہ قادیانیوں نے اب نیا دھندہ شروع کر دیا ہے وہ نوخیز ذہنوں میں پہلے تو یہ بات بٹھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ پاکستان میں جیسیوں فرقے ہیں ان میں سے ہر ایک اپنے کو سچا کہتا ہے۔ اس لئے تحقیق کرنی چاہیئے کہ سچا کونسا ہے اور جھوٹا کون سا ہے۔ وہ نوجوان اس کے جھانسے میں آ جاتا ہے۔ اور تلاش حق کے لئے دربدر ٹھوکریں کھاتا ہے اس اثناء میں وہ اس نوخیز ذہن میں قادیانیت کے جراثیم بھی چھوڑتے رہتے ہیں تاکہ وہ قادیانیت کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور اگر اس کا ذہن قادیانیت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو پھر اسے مجرمانہ زندگی گزارنے کا راستہ دکھا دیا جاتا ہے۔

کسی بڑی تبدیلی کو لانے کے لئے عوام میں خوف و ہراس پھیلانا۔ ان کو پریشان کرنا، غنڈہ گردی، قتل، ڈکیتی، بموں کے دھماکے کرنا ایک موثر ترین ہتھیار ہے۔ عوام میں جتنی بے اطمینانی پیدا ہو گی۔ اتنی ہی حکومت حتی کہ ملک کے خلاف نفرت میں اضافہ ہو گا۔ اور یہ نفرت کسی نئی تبدیلی کے لئے موثر ہتھیار ثابت ہو گی۔

قادیانیوں کو جب سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ اس وقت سے ان کے دل کا چور صاف ظاہر ہو کر سامنے آ گیا ہے وہ کلمہ طیبہ کے پیارے نام کو استعمال کر کے ایک طرف دنیا کو دھوکہ دے رہے ہیں تو دوسری طرف وہ پاکستان کے خلاف اعلان جنگ بھی کر چکے ہیں۔ گذشتہ سال قادیانیوں کے بھگوڑے پیشواء مرزا طاہر نے اپنے ایک اہم اور خصوصی پیغام میں طبل جنگ بجاتے ہوئے یہ ہدایت کی تھی۔

"تمام جماعت کو برق رفتار کے ساتھ اس لڑائی (پاکستان کے خلاف) میں شامل ہونا چاہیئے اور ضروری جدوجہد کرنی چاہیئے۔ دنیا کے تمام ملکوں میں پاکستان کے نمائندوں اور سفیروں پر ان کی حکومت کی غلطی لگا تار واضح کی جاتی رہنی چاہیئے۔ پروٹسٹ کے ذریعے سے خطوط اور اخبارات کے ذریعے سے عرب ممالک کے تمام سیاسی نمائندوں، افریقن ممالک کے سفیروں اور دوسرے نمائندوں بالخصوص اسلامی دنیا کے تمام حلقوں میں ہر سطح پر اس پیغام کو پہنچایا جائے۔ کہ پاکستانی حکومت نے کس حد تک اسلامی بنیادوں کے منافی کارروائی کی ہے۔

اس کے بعد مرزا طاہر کہتا ہے :۔

"یہ ایک قرآنی کا بگل ہے۔ جو بجایا جا چکا ہے۔ اس کی آواز بھی ہر طرف پھیلانی چاہیے (دوماہی مشکوٰۃ قادیان مئی جون ۱۹۸۶ء)

ہر قادیانی اپنے پیشوا کی ہدایت کے مطابق اس بات کا پابند ہے کہ وہ جنگ میں شریک ہو کوئی قادیانی انفرادی یا اجتماعی طور پر اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ حکومت اور فوج سے ٹکر لے لیکن وہ یہ ضرور کر سکتا اور کرا سکتا ہے کہ ملک میں بے اطمینانی اور خوف و ہراس کا بیج اس حد تک بو دیا جائے کہ عجلت میں ملک کے خلاف عوام کی نفرت کی صورت میں ظاہر ہو اور بالآخر یا تو یہاں ایسی تبدیلی آ جائے جو قادیانیوں کے حق میں ہو جو سر سے ۳۰ عمر کے آئین اور امتناع قادیانی آرڈیننس کو منسوخ کر دے اور یا پھر وہی صورت حال رونما کرے جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی صورت میں رونما ہو چکی ہے۔ قادیانیوں کا جھگڑا پیشوا اپنے دادا مرزا قادیانی کی استعارے کی زبان میں اپنے پیروکاروں کو تبدیلی کی ہدایت بھی دے چکا اس نے اپنی تقریر میں جو جمعہ کے دن اپنے لندن کے ہیڈکوارٹر میں دی کہا :۔

"وہ یہ تو (پاکستان) ایسی زمین نہیں ہے جس پر مومن (قادیانی) خوش ہو سکے یہ الٰہی جماعتوں کی ادائیں تو نہیں ہیں کہ سارے ملک کو گند گی سے مجبور ہو خواہ دشمن کے خلاف ہی ہو یہ تو قرآن و سنت کا طریق نہیں ہے ۔۔ یہ جو زمین (پاکستان) تم دیکھ رہے ہو۔ جس پر انقلاب برپا ہونے والا ہے۔ اس زمین (پاکستان) کو تبدیل کرنا پڑے گا اور اس زمین (پاکستان) کو تبدیل ہونا پڑے گا۔۔ اس کی ساری ذمہ داری (مومنوں (قادیانیوں) پر عائد ہوتی ہے۔ اور ان کے آسمان کو بھی بدلنا ہوگا۔ کیونکہ ان کی روحانی حالت بھی خراب ہو چکی ہے۔ ایک ایسی قوم (پاکستانی قوم) جو بار بار ابتلاؤں کے دور سے گزرتی ہے اور سنبھلنے کی بجائے ہر دفعہ پہلے سے زیادہ خراب حالت میں اپنے آپ کو پاتی ہے جس کے اخلاق کا دیوالیہ پٹ رہا ہو ان کی زمین بھی بدلانی ہوگی ان کے آسمان بھی بدلنا ہوں گے اور اس میں جماعت احمدیہ کو سب سے زیادہ کردار ادا کرنا ہے۔ قرآن کریم کا پیغام یہ ہے کہ آپ نے نئے زمین اور آسمان کے لئے کوشش کرنی ہے۔"

اس کے بعد مرزا طاہر کہتا ہے :

"اپنے زمین و آسمان ضرور بدلیں۔ کیونکہ اگر آپ کے زمین و آسمان نہ بدلے گئے تو آپ نے زمین و آسمان کیسے بدلنے ہیں۔ انقلابی روحانی تبدیلیوں کا تقاضہ کر رہا ہے یہ دور ایسی تبدیلیاں کہ جماعت کی دنیاوی حالات اور اندرونی حالات بھی درست ہو جائیں۔ (ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جون ۱۹۸۶ء صفحہ ۱۲-۱۵)

مرزا طاہر کے اس تازہ پیغام سے یہ بات عیاں ہو رہی ہے کہ وہ پاکستان کے زمین و آسمان بدلنے یعنی اس کا تیا پانچہ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں

مرزا طاہر کے آنجہانی والد اور قادیانیوں کے دوسرے پیشوا مرزا محمود کے خیالات ہم انہی کالموں میں کئی مرتبہ پیش کر چکے ہیں۔ وہ بھی قیام پاکستان کا مخالف اور اکھنڈ بھارت کا حامی تھا۔ جیسا کہ اس نے کہا۔

ایک صاحب نے پاکستان کے متعلق سوال کیا کہ اس بارے میں حضور کا کیا خیال ہے ؟ حضور (مرزا محمود) نے فرمایا کہ میں اصولی طور پر اس کا قائل نہیں میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو ہندوستان میں اس لئے پیدا کیا ہے کہ سارا ہندوستان اسلام (قادیانیت) کے جھنڈے تلے آ جائے اور وہ احمدیت کی ترقی کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد کا کام دے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ایک الہام ہے "آریوں کا بادشاہ" (تذکرہ صفحہ ۳۸۲) اگر ہم آریوں کو الگ کر دیں اور مسلمان کو الگ تو حضرت مسیح موعود کا یہ الہام کس طرح پورا ہو سکتا ہے۔ بس ضروری ہے کہ ہندوستان کے سب لوگ متحد رہیں اگر ہندوستان نے الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جانا تھا تو حضرت مسیح موعود پاکستان کے بادشاہ کہلاتے آریوں کے بادشاہ نہ کہلاتے پس بے شک مسلمان زور لگاتے رہیں۔ جس قسم کا پاکستان وہ چاہتے ہیں۔ وہ کبھی نہیں بن سکتا۔ پاکستان قائم کرنے میں مسلمانوں کا فائدہ نہیں اکھنڈ ہندوستان میں ہے پس ضروری ہے کہ ہندوستان میں اتحاد رہے اور اس کے حصے الگ الگ نہ ہوں۔ مسلمان پاکستان پر تو زور دیتے ہیں۔ مگر یہ نہیں سوچتے کہ ان کے پاس نہ روپیہ ہے اور نہ ہی کوئی سامان ہے روپیہ تو ہندوؤں کے قبضہ میں ہے پس یہ ایک مشغلہ ہے جو چند تعلیم یافتہ لوگوں نے اختیار کیا ہوا ہے ہماری جماعت کے دوستوں کو ایسے معاملات میں دلچسپی نہیں لینی چاہیئے بلکہ اگر کسی کے دل میں کوئی ایسی بات آ جائے تو اسے استغفار کرنا چاہیئے۔ ہم ایک مذہبی جماعت ہیں ہمارا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ (بیان مرزا محمود الفضل قادیان ۱۸ جون ۱۹۴۴ء)

مرزا طاہر کے بھائی۔ مرزا محمود کے بیٹے اور قادیانیوں کے تیسرے پیشوا مرزا ناصر کے بارے میں برطانوی خفیہ پولیس کے ملازم جناب منیر احمد قریشی نے جن کے مرزا ناصر کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے۔ انکشاف کرتے ہوئے کہا :۔

"جب ۱۹۵۳ء کی تحریک مقدس ختم نبوت پنجاب میں چلی تو میں میو سکول آف آرٹس سانده روڈ لاہور والے ہوسٹل

باقی صفحہ ۲۶ پر

اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے کے فضائل

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ

حضرت ابن عباسؓ نے آیت شریفہ مذکورہ بالا کی تفسیر میں ارشاد فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے نفل صدقہ میں آہستہ کے صدقہ کو اعلانیہ کے صدقہ پر ستر درجہ فضیلت دی ہے اور فرض صدقہ میں اعلانیہ کو مخفی صدقہ پر پچیس ۲۵ درجہ فضیلت دی ہے اور اسی طرح اور سب عبادات کے نوافل اور فرائض کا حال ہے۔ (در منثور) یعنی دوسری عبادات میں بھی فرائض کو اعلان کے ساتھ ادا کرنا چھپ کر ادا کرنے سے افضل ہے کہ فرائض کو چھپ کر ادا کرنے میں ایک اپنے اوپر تہمت ہے، دوسرے یہ بھی مضرت ہے کہ اپنے متعلقین یہ سمجھیں گے کہ یہ شخص فلاں عبادت کرتا ہی نہیں اور اس سے ان کے دلوں میں اس عبادت کی وقعت اور اہمیت کم ہو جائے گی اور نوافل میں بھی اگر دوسروں کے اتباع اور اقتدار کا خیال ہو تو اعلان افضل ہے۔

حضرت ابن عمرؓ کے واسطے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ نیک عمل کا چپکے سے کرنا اعلان سے افضل ہے مگر اس شخص کے لیے جو اتباع کا ارادہ کرے۔ حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذرؓ نے حضور سے دریافت کیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی فقیر کو چپکے سے کچھ دے دینا اور نادار کی کوشش افضل ہے اور اصل یہی ہے کہ نفلی صدقہ کا مخفی طور سے ادا کرنا افضل ہے البتہ اگر کوئی دینی مصلحت اعلان میں ہو تو اعلان بھی افضل ہو جاتا ہے لیکن اس بات میں اپنے نفس اور شیطان سے بے فکر نہ رہے کہ وہ صدقہ کو ریا کرنے کے لیے دل کو یہ سمجھائے کہ اعلان میں مصلحت ہے بلکہ بہت غور سے اس کو جانچے کہ اعلان میں واقعی دینی مصلحت ہے یا نہیں، اور صدقہ کرنے کے بعد بھی اس کا تذکرہ نہ کرتا پھرے کہ یہ بھی اعلانیہ صدقہ کرنے میں داخل ہو رہا ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ آدمی کوئی عمل مخفی کرتا ہے تو وہ مخفی عمل لکھ لیا جاتا ہے، پھر جب وہ اس کا کسی سے اظہار کر دے تو وہ مخفی سے علانیہ میں منتقل کر دیا جاتا ہے، پھر اگر وہ لوگوں سے کہتا پھرے تو وہ علانیہ سے ریا میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ (احیاء العلوم) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ جل شانہٗ اس دن اپنے سایہ میں رکھیں گے جس دن اللہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا یعنی قیامت کے دن، ایک عادل بادشاہ و حاکم، دوسرے وہ نوجوان جو اللہ جل شانہٗ کی عبادت میں نشوونما پاتا ہے، تیسرے وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو، چوتھے وہ دو شخص جن میں آپس اللہ کی وجہ سے محبت ہو، کوئی دنیوی غرض ایک کی دوسرے سے وابستہ نہ ہو اسی پر ان کا آپس میں اجتماع ہو اور اسی پر علیحدگی ہو، پانچویں وہ شخص جس کو کوئی حسب نسب والی خوب صورت عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (اسی طرح کوئی مرد عورت کو متوجہ کرے اور وہ عورت یہی کہہ دے)، چھٹے وہ شخص جو اتنا چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا، ساتویں وہ شخص جو تنہائی میں اللہ جل شانہٗ کو یاد کر کے رو پڑے۔

اس حدیث میں سات آدمی ذکر فرمائے ہیں، دوسری احادیث میں ان کے علاوہ اور بھی بعض لوگوں کے متعلق یہ وارد ہوا ہے کہ وہ اس سخت دن میں عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ علماء نے ان کی تعداد ستر تک گنوائی ہے جن کو صاحب اتحاف نے نقل کیا ہے۔ بہت سی احادیث میں حضور کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مخفی صدقہ اللہ کے غصہ کو زائل کر دیتا ہے۔

حضرت سالم ابن ابی الجعدؒ کہتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کے ساتھ جا رہی تھی، راستہ میں بھیڑیے نے بچے کو اچک لیا۔ یہ عورت اس بھیڑیے کے پیچھے دوڑی، اتنے میں سائل ایک راستہ میں ملا، اس نے سوال کیا۔ عورت کے پاس ایک روٹی تھی وہ سائل کو دے دی۔ وہ بھیڑیا واپس آیا اور اس کے بچے کو چھوڑ کر چلا گیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین آدمیوں کو حق تعالیٰ شانہٗ محبوب رکھتے ہیں، اور تین آدمیوں سے ناراض ہیں۔ جن کو حق تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں ان میں ایک تو وہ شخص ہے کہ ایک آدمی کسی مجمع سے کچھ سوال کرنے آیا جو محض اللہ تعالیٰ کے واسطے سے سوال کرتا تھا کہ اس کی ان لوگوں سے کچھ قرابت بھی نہ تھی، ایک شخص اس مجمع سے اٹھا اور ان کی غیبت میں چپکے سے سائل کو کچھ دے دیا، جس کے عطیہ کی اللہ جل شانہٗ کے سوا کسی کو بھی خبر نہ ہوئی، دوسرا وہ شخص محبوب ہے کہ ایک جماعت رات بھر سفر میں چلی اور جب نیند ان پر چلنے والوں پر غالب آ گئی ہو اور وہ تھوڑی دیر آرام لینے کے لیے سواریوں سے اترے ہوں ان میں کوئی شخص اس وقت بجائے لیٹنے کے نماز میں کھڑا ہو کر حق تعالیٰ شانہٗ کے سامنے عاجزی کرنے لگا ہو، تیسرا وہ شخص ہے کہ ایک جماعت جہاد کر رہی ہو اور کفار سے مقابلہ میں شکست ہونے لگے اور لوگ پشت پھیرنے لگیں، اس وقت یہ شخص ان سب سے سینہ تان کر مقابلہ میں ڈٹ جائے حتیٰ کہ شہید ہو جائے یا فتح ہو جائے اور تین شخص جن سے حق تعالیٰ شانہٗ ناراض ہیں، ان میں سے

ایک وہ شخص ہے جو بوڑھا ہو کر بھی زنا میں مبتلا ہو۔ دوسرے وہ شخص ہے جو فقیر ہو کر تکبر کرے۔ تیسرے وہ مالدار ہے جو ظالم ہو۔ احادیث کے سلسلہ میں نمبر ۱۵ پر بھی یہ حدیث آ رہی ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا جس میں ارشاد فرمایا اے لوگو، مرنے سے پہلے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کر لو اور نیک عمل کرنے میں جلدی کیا کرو۔ ایسا نہ ہو کسی دوسرے کام میں مشغول ہو جاؤ اور وہ رہ جائے اور اللہ جل شانہ کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑ لو کثرت سے اس کا ذکر کرکے اور مخفی اور اعلانیہ صدقہ کر کہ اس سے تمہیں رزق دیا جائے گا تمہاری شکستگی کی اصلاح کی جائے گی۔" ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا جب تک کہ حساب کا فیصلہ نہ ہو یعنی قیامت کے دن جب آفتاب نہایت قریب ہوگا ہر شخص پر اس کے صدقات کی مقدار سے سایہ ہوگا۔ جتنا زیادہ صدقہ دیا ہوگا اتنا ہی زیادہ سایہ ہوگا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ صدقہ قبروں کی گرمی کو دور کرتا ہے اور ہر شخص قیامت میں اپنے صدقہ سے سایہ حاصل کرے گا۔ اور یہ مضمون تو بہت سی روایات میں آیا ہے کہ صدقہ بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ اس زمانہ میں جب کہ مسلمانوں پر ان کے اعمال کی بدولت ہر طرف سے ہر قسم کی بلائیں مسلط ہو رہی ہیں۔ صدقات کی بہت زیادہ کثرت کرنی چاہیئے بالخصوص جب کہ دیکھی آنکھوں عمر بھر کا اندوختہ گھر سے گھر سے چھوڑنا پڑ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں بہت اہتمام سے بہت زیادہ مقدار میں صدقات کرتے رہنا چاہیئے کہ اس میں وہ مال بھی ضائع ہونے سے محفوظ ہو جاتا ہے جو صدقہ کیا گیا اور اس کی برکت سے اپنے اوپر سے بلائیں بھی ہٹ جاتی ہیں لیکن افسوس کہ ہم لوگ ان احوال کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی صدقات کا اہتمام نہیں کرتے۔

●●

بغداد

دو صحابہ کرامؓ کی کرامت

قصبہ سلمان پاک جو بغداد سے چالیس میل کے فاصلے پر ہے۔ زمانہ قدیم میں جس کا نام "مدائن" تھا جہاں اکثر صحابہ کرامؓ گورنری کے عہدے پر فائز رہے۔ یہاں ایک شاندار مقبرے میں حضرت سلمان فارسیؓ مشہور صحابی مدفون ہیں اور آپ کے گنبد مزار سے متصل ہی آنحضرتؐ کے دو صحابہؓ حضرت حذیفۃ الیمانیؓ اور حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ کے مزارات ہیں ان دو اصحاب رسولؐ کے مزارات پہلے سلمان پارک سے دو فرلانگ کے فاصلے پر ایک غیر جگہ پر تھے۔ ۱۹۳۲ء کی بات ہے۔

محمد اقبال حیدرآباد

"یوں ہوا کہ حضرت حذیفہؓ نے خواب میں ملک فیصل اول شاہِ عراق سے فرمایا کہ ہم دونوں کو موجودہ مزاروں سے منتقل کرکے دریائے دجلہ سے تھوڑے فاصلے پر دفن کر دیا جائے اس لئے کہ میرے مزار میں پانی اور جابرؓ کے مزار میں نمی شروع ہو گئی ہے۔ شاہ یہ خواب مسلسل دو راتوں میں دیکھتا رہا۔ اور شاید بے پروائی یا انہماک امور سلطنت کے باعث بھول گیا۔ تیسری شب حضرت موصوفؓ نے عراق کے مفتی اعظم کو خواب میں یہی ہدایت فرما کر کہا کہ ہم دو راتوں سے بادشاہ کو کہہ رہے ہیں لیکن اس نے اب تک اس کا انتظام نہیں کیا۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ اس کو متوجہ کرکے اس کا فوری بندوبست کراؤ۔

چنانچہ اگلے روز صبح ہی صبح مفتی اعظم نوری السعید باشا وزیر اعظم کو ہمراہ لے کر بادشاہ سے ملے اور اس سے اپنا خواب بیان کیا۔ شاہ فیصل نے کہا کہ میں بھی دو راتوں سے خواب میں یہی دیکھ رہا ہوں۔ آخر کافی غور و مشورے کے بعد بادشاہ نے مفتی اعظم سے کہا کہ آپ مزارات کھولنے کا فتویٰ دے دیں تو میں اس کی تعمیل کے لئے تیار ہوں۔ جب مفتی اعظم نے مزارات کھولنے اور لاشوں کو منتقل کرنے کا فتویٰ دے دیا تو یہ فتویٰ اور شاہی فرمان دونوں اس اعلان کے ساتھ اخبارات میں شائع کر دیئے گئے کہ بروز عید قربان بعد نماز ظہر ان دونوں اصحابؓ رسولؐ کے مزارات کھولے جائیں گے۔

اخبارات میں یہ شائع ہونا تھا کہ تمام دنیائے اسلام میں یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی رائٹر اور دوسری خبر رساں ایجنسیوں نے اس خبر کو تمام دنیا میں پہنچا دیا۔ حسن اتفاق دیکھئے کہ ان دنوں موسم حج ہونے کے باعث تمام دنیا سے مسلمان حج کے لئے حرمین شریف (مکے مدینے) میں جمع ہو رہے تھے۔ جب انہیں یہ حال معلوم ہوا تو انہوں نے شاہ عراق سے یہ خواہش ظاہر کی کہ مزارات حج سے چند روز بعد کھولے جائیں تاکہ وہ بھی شرکت کر سکیں۔ اسی طرح حجاز، مصر، شام، لبنان، فلسطین، ترکی، ایران، بلغاریہ، روس، ہندوستان وغیرہ وغیرہ سے شاہ عراق کے نام بے شمار تار پہنچے کہ ہم بھی جنازوں میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ مہربانی کرکے مقررہ تاریخ چند روز بڑھا دی جائے۔

چنانچہ دنیا کے مسلمانوں کی خواہش پر یہ دوسرا فرمان جاری کر دیا گیا کہ اب یہ رسم حج کے دس دن بعد ادا کی جائے گی اور اس کے ساتھ ہی اہل مزارات کی عظمت کی تاکید کے پیش نظر احتیاطی تدابیر بھی کی گئیں کہ پانی مزارات تک نہ پہنچنے پائے۔

آخر کار وہ دن آ گیا جس کی آرزو میں لوگ جوق در جوق سلمان پارک میں جمع ہو گئے

دوشنبہ کے دن بارہ بجے کے بعد لاکھوں انسانوں کی موجودگی میں مزارات کھولے گئے تو معلوم ہوا کہ حضرت حذیفہ الیمانیؓ کے مزار میں کچھ پانی آ چکا تھا اور حضرت جابرؓ کے مزار میں نمی پیدا ہو چلی تھی۔ حالانکہ دریائے دجلہ وہاں سے کم از کم دو فرلانگ دور تھا۔

تمام ممالک کے سفیر عراقی حکومت کے تمام ارکان اور شاہ فیصل کی موجودگی میں پہلے حضرت حذیفہؓ کی نعش مبارک کو کرین کے ذریعے زمین سے اس طرح اوپر اٹھایا گیا کہ ان کی نعش کرین پر نصب کئے ہوئے سٹریچر پر خود بخود آ گئی۔ اب کرین سے سٹریچر کو علیحدہ کر کے شاہ فیصل، مفتی اعظم عراق، وزیر مختار جمہوریہ ترکی اور پرنس فاروق ولی عہد مصر نے کندھا دیا اور بڑے احترام سے ایک شیشے کے تابوت میں رکھ دیا۔ پھر اسی طرح حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ کی نعش مبارک کو مزار سے باہر نکالا گیا۔

نعش مبارک کا کفن حتیٰ کہ ریش ہائے مبارک کے بال تک بالکل صحیح حالت میں تھے۔ نعشوں کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا کہ یہ تیرہ سو سال قبل کی لاشیں ہیں بلکہ گمان یہ ہوتا تھا کہ شاید انہیں رحلت فرمائے دو تین گھنٹے سے زائد وقت نہیں گزرا۔ سب سے عجیب بات یہ تھی کہ ان دونوں کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان میں اتنی پراسرار چمک تھی کہ بہتوں نے چاہا کہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں۔ لیکن ان کی نظریں اس چمک کے سامنے ٹھہرتی ہی نہ تھیں۔ ٹھہر بھی کیسے سکتی تھیں؟

بڑے بڑے ڈاکٹر یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ ایک جرمن ماہر چشم جو بین الاقوامی شہرت کا مالک تھا۔ اس تمام کارروائی میں بڑی دلچسپی لے رہا تھا اس نے جو یہ منظر دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہ گیا وہ اس سے کچھ اتنا بے اختیار ہوا کہ ابھی نعش ہائے مبارک تابوتوں میں ہی رکھی گئی تھیں کہ آگے بڑھ کر مفتی اعظم عراق کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا آپ کے مذہب اسلام کی حقانیت اور ان صحابہؓ کی بزرگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ لائیے مفتی اعظم ہاتھ بڑھائیے میں مسلمان ہوتا ہوں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اس موقع پر ایک جرمن فلم ساز کمپنی نے کمال کیا۔ بجز دور دراز سے آئے ہوئے مشتاقان دید پر احسان کیا کہ اس نے شاہ عراق کی منظوری سے اپنے خرچ پر مزارات کے اوپر دو سو فٹ بلند فولاد کے چار کھمبوں پر کوئی تیس فٹ لمبا اور بیس فٹ چوڑا ٹیلی ویژن کا سکرین لگا دیا پھر اس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ کھمبوں کے چاروں طرف بھی چھت سے ملحق چار اسکرین لگا دیئے اس سے یہ فائدہ ہوا کہ ہر کوئی اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر مزارات کے کھلنے کے وقت سے آخر وقت تک تمام کارروائی دیکھتا رہا۔ زیارت کے جوش میں کوئی ریل پیل نہیں ہوئی اور اس طرح ہزاروں لوگ اس ہڑبونگ میں پس کر مرنے سے بچ گئے۔ مردوں، عورتوں اور بچوں نے نہایت اطمینان سے پوری کارروائی دیکھی۔

دوسرے دن لندن کی سکرینوں میں اس واقعہ کو دکھایا گیا اس واقعے کے فوراً بعد لندن میں کھلبلی مچ گئی اور بے شمار یہودی اور نصرانی خاندان بالکل جبر کے اپنے جہل و گمراہی پر افسردہ اپنے گناہوں پر نادم ترساں و لرزاں جوق در جوق مسجدوں میں قبول اسلام کے لئے آتے تھے اور مطمئن شاداں و فرحاں واپس جاتے تھے۔ اس موقع پر مشرف بہ اسلام ہونے والوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ اس کا اندازہ لگانا آسان نہیں۔

یہ چشم دید کرامت کسی کتاب میں لکھا ہوا اگلے زمانے کا تاریخی واقعہ نہیں ہے۔ یہ ہمارے ہی زمانے کا آنکھوں دیکھا حال ہے اس کو زیادہ عرصہ بھی نہیں گزرا۔ ۱۳۵۱ھ میں اس کرامت کا ظہور ہوا۔ اس کو ہر مذہب و ملت اور کئی ممالک کے اشخاص نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس کی دنیا کے

باقی ص ۲۱ پر

ام المومنین

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

قاضی محمد اسرائیل قاسمی گڑنگی مانسہرہ

آپ حضرت خلیفۃ الرسول و امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نور نظر اور دختر نیک اختر ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت زینب اور کنیت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ یہ چھ سال کی تھیں جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت کے دسویں سال ماہ شوال میں ہجرت سے تین سال قبل نکاح فرمایا اور ماہ شوال ہی میں ۱ھ بروز بدھ نو سال کی عمر مبارکہ میں مدینہ منورہ میں رخصتی ہوئی۔ نو سال کا عرصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت میں گزارا۔ ابھی عمر مبارکہ اٹھارہ سال ہی کی تھی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا۔ اس کے بعد تقریباً اڑتالیس سال زندہ رہیں۔ ۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں چھیاسٹھ (۶۶) سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وصال ہوا۔ نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ رات کے وقت ان کی وصیت کے مطابق جنت البقیع میں دیگر ازواج مطہرات کے ساتھ دفن کیا گیا۔ قبر میں حضرت قاسم بن عبداللہؓ و حضرت عبداللہ بن ابی عتیقؓ حضرت عروۃ بن زبیرؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اتارا۔ رضی اللہ عنہا و رضی اللہ عنہم اجمعین ان کے بہت سے فضائل احادیث میں ہیں۔ یہاں چند نقل کئے جاتے ہیں۔

امام ابن سعدؒ نے ام المومنین حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضرت ام المؤمنین خود فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے تمام ازواج مطہرات پر ایسی فضیلتیں حاصل ہیں۔ جو دوسری ازواج مطہرات کو حاصل نہیں ہوئیں۔

۱۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سوا کسی دوسری کنواری عورت سے نکاح نہیں فرمایا۔

۲۔ میرے سوا ازواج مطہرات میں سے کوئی عورت ایسی نہیں۔ جس کے ماں باپ دونوں مہاجر ہوں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے میری برأت و پاک دامنی کا بیان آسمان سے قرآن پاک میں نازل کیا۔

۴۔ نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری باری کے دن وفات پائی۔

۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور خاص میرے گھر میں بنی۔ زندقانی جلد نمبر ۳ صہ ۲۲۳۔

اخلاق اور اس کی اہمیت

جمال الدین انصاری حیدرآبادی

اخلاق جمع ہے خلق کی۔ جس کے معنی عادت کے ہیں۔ ہر انسان اخلاق حسنہ یا اخلاق قبیحہ میں سے کسی ایک کا ضرور حامل ہوتا ہے۔ ہر معاشرہ اور ہر مذہب میں ہمیشہ سے اخلاق حسنہ کو نظر تحسین اور اخلاق قبیحہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً ہر مذہب و معاشرہ میں صدق و دیانت کی حمایت اور کذب و خیانت کی مذمت، ہاں یہ اور بات ہے۔ کہ ہر مذہب اور معاشرہ اپنے اپنے نظریات کے مطابق ایک الگ نظام اخلاق کا حامل ہوتا ہے۔ مگر یہاں مراد وہ ہیں جنہیں مذہب بالخصوص اور مذاہب دیگر میں بالعموم احسن خیال کیا جاتا ہے اور جن کے اپنانے سے ایک مثالی معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے حسن اخلاق کی یہ تعریف کی ہے۔ حسنِ اخلاق نام ہے۔ خندہ پیشانی کا مال خرچ کرنے کا اور کسی کو تکلیف نہ پہنچانے کا انسان کی تخلیق دو چیزوں سے ہے۔ ایک جسم جس کو ہم دیکھتے ہیں۔ دوسرے روح جو بظاہر نظر نہیں آتی۔ ان دونوں میں اچھائی اور برائی دونوں ہی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ جس طرح حسن صورت کو حسنِ خلق کہا جاتا ہے۔ اسی طرح باطنی عادات کو اخلاق حسنہ سے مراد لیتے ہیں۔ اور جب تک آدمی کے کل اعضاء خوبصورت نہ ہوں۔ وہ خوبصورت نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح جب تک تمام عادات اچھی نہ ہوں۔ خوش اخلاق نہیں کہا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ حضورؐ نے اپنی امتی کو ظاہری خوبصورتی کے ساتھ باطنی خوبصورتی و صفائی کے لئے اسی طرح دعا سکھائی ہے۔ اللھم احسنت خلقی فاحسن خلقی (رواہ احمد) اے اللہ جس طرح تو نے میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی بنائی ہے۔ اسی طرح میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔ اسی طرح حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایمان میں سب سے زیادہ کامل وہ مؤمنین ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہیں۔ (رواہ ابوداؤد)

اسی طرح حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا ہے اور فرمایا کہ جو چیزیں ترازو میں تول جائیں گی۔ ان میں سب سے زیادہ بھاری اخلاق حسنہ ہوں گے۔ ایک شخص

ختمِ نبوت کانفرنس

وسیم

۱۲ر جولائی بروز ہفتہ مسجد نادر شاہ بہاولنگر، ۱۳ جولائی بروز اتوار جامع مسجد گراؤنڈ والی ہارون آباد، ۱۴ر جولائی بروز سوموار جامع مسجد اشاعت العلوم چشتیاں میں منعقد ہو رہی ہے۔ تمام اجلاس بعد نماز عشاء ہوں گے۔ جس میں پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر عالمی مجلس، حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب جنرل سیکرٹری عالمی مجلس، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر، حضرت مولانا قاضی اللہ یار، مولانا خدا بخش شجاع آبادی، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا قاری عبدالسلام، مولانا محمد طفیل ارشد حاصل پور، مولانا عبدالغفور بہاولنگر اور مقامی علمائے کرام شرکت کریں گے۔

آپ کے مسائل

س:۔ گزشتہ سال میں نے اپنے دوست کے ساتھ حج کیا۔ ۱۰ ذوالحج کو قربانی سے فارغ ہو کر بال کٹوانے کے لیے ہم نے حجام کو خاصا تلاش کیا لیکن اتفاق سے کوئی نہ مل سکا اس پر میرے دوست نے خود ہی میرے بال کاٹ دیئے واضح رہے کہ وہ اس وقت احرام ہی میں تھے۔ اتنے میں ایک بال کاٹنے والا بھی مل گیا اور میرے دوست نے اپنے بال اس سے کٹوائے اب بعد میں کچھ لوگ بتا رہے ہیں کہ میرے دوست کو میرے بال نہیں کاٹنے چاہیے تھے کیونکہ وہ اس وقت تک احرام کی حالت میں تھے اب براہ مہربانی آپ اس صورت حال میں یہ بتائیں کہ کیا میرے دوست پر دم واجب ہو گیا اصل مسئلے سے ناواقفیت کی بنا پر یہ کوئی غلطی نہیں تھی۔ امید ہے کہ آپ اس مسئلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں گے۔

ج:۔ احرام کھولنے کی نیت سے محرم خود بھی اپنے بال اتار سکتا ہے اور کوئی دوسرا بھی اس کے بال اتار سکتا ہے۔ اس لئے آپ کے دوست کے ذمہ کوئی دم واجب نہیں ہوا۔ واللہ اعلم۔

س:۔ مجھے پیشاب کرنے کے بعد قطرے آتے ہیں جس کی وجہ سے میں اپنے کپڑے پاک نہیں رکھ سکتا اور میں اسی وجہ سے نماز کی پابندی برقرار نہیں رکھ سکتا ہوں آپ مجھے بتائیں کہ اس حالت میں میں کس طرح نماز ادا کر سکتا ہوں۔ کیا میں انہیں کپڑوں میں نماز ادا کر لیا کروں یا اس کا کوئی اور حل ہے۔؟

ج:۔ نماز کے لیے پاک کپڑا الگ رکھا کریں۔ اور نماز کے وقت سے اتنی دیر پہلے پیشاب کر لیا کریں کہ قطرے آنے بند ہو جائیں۔ ٹشو پیپر یا ڈھیلے سے پیشاب خشک کر لیا کریں۔ نماز پڑھنا ہر حال میں ضروری ہے نماز نہ چھوڑیں۔

س:۔ میری ہمشیرہ نے یہ منت مانی تھی کہ اگر میرا کام ہو گیا تو میں اللہ کے نام پر بکرا کروں گی۔ لہٰذا اب ان کا کام ہو گیا ہے اور وہ اپنی منت پوری کرنا چاہتی ہیں اور اللہ کے نام کا بکرا کرنا چاہتی ہیں تو کیا اس بکرے کا گوشت عزیز و رشتہ دار اور گھر والے استعمال کر سکتے ہیں۔ یا نہیں براہ کرم رہبری فرمائیں۔

ج:۔ منت کی چیز کو صرف غریب غرباء کھا سکتے ہیں عزیز و اقارب اور کھاتے پیتے لوگوں کو اس کا کھانا جائز نہیں ورنہ منت پوری نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم

س:۔ میں ایک کرائے والے مکان میں رہ رہا تھا آج سے پانچ سال پہلے ہم دونوں بھائیوں کی آپس میں باتیں ہو رہی تھیں۔ تو باتوں باتوں میں گرمی سردی ہو گئی اور بہت زیادہ ہو گئی۔ تو اسی دوران بھائی باہر نکل گیا۔ کافی دور جا کر اس نے کہا کہ میں اپنے بھائی کے گھر آؤں تو میری بیوی پر تین دفعہ طلاق ہے۔ اب وہ بھائی عرصہ ۵ سال سے میرے گھر نہیں آیا۔ حالانکہ میں نے وہ مکان کرائے والا چھوڑ دیا ہے اب میں نے دوسری جگہ مکان کرائے لیا ہوا ہے۔ اب وہ میرے گھر کس صورت میں آ سکتا ہے اور ان باتوں کا کیا حل ہے

ج:۔ آپ کا بھائی جب بھی آپ کے گھر آئے گا اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔ اگر وہ اپنی قسم توڑنا چاہتا ہے تو اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی بیوی پر ایک طلاق بائن دے دے۔ پھر آپ کے گھر چلا جائے اس کی قسم ٹوٹ جائے گی۔ دوبارہ اپنی بیوی سے نکاح کرے۔ واللہ اعلم۔

محمد یوسف عفی اللہ عنہ

س:۔ ہم نے اللہ کے نام پر کچھ پکا کر تقسیم کرنے کا ارادہ کیا اور اللہ کے حکم سے پورا ہو گیا۔ پکانے کے دوران لکڑی کی کمی ہو گئی اور کسی پریشانی یا کسی وجہ سے لکڑی نہ مل سکی تو ... نے کسی گراؤنڈ سے تھوڑی سی لکڑی اٹھا لی اور کام پورا ہو گیا۔ لکڑی کے مالک کو ڈھونڈا پریشان کن تھا اس لکڑی کے وزن کے مطابق جو رقم بنتی تھی وہ خیرات کر دی کیا چیز جو تقسیم کی گئی وہ حرام ہو گئی۔ اطلاع

ج:۔ اللہ کے نام پر جو چیز دینی ہو اتنی رقم پہلے سے کسی مستحق کو دے دینی چاہیئے۔ پکا کر کھلانا کوئی ضروری نہیں اور پرائی لکڑی اٹھا کر اللہ کے نام کی چیز پکانا گناہ ہے جس کی لکڑیاں تھیں اس کو تلاش کر کے ان لکڑیوں کی قیمت ادا کی جائے۔ یا اس سے معافی مانگی جائے۔ واللہ اعلم

س:۔ کسی شخص کو پیشاب کے قطرے گرنے کی بیماری ہو تو آپ یہ بتائیں اس بیماری کے دوران وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

ج:۔ نماز ضرور پڑھنی چاہیئے۔ اگر بیماری ... اس کا اتنا وقفہ نہیں ملتا کہ وہ فرض نماز بھی ... تو وہ

معذور ہے۔ ہر نماز کیلئے ایک دفعہ وضو کر لیا کرے، پھر وقت کے اندر جتنی چاہیں نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ اور جب وقت نکل جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ دوبارہ وضو کر لیا کرے۔ واللہ اعلم

س:۔ میں آپ سے ایک شرعی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔ میں نے اپنے شوہر کو حق مہر اپنی خوشی سے معاف کر دیا۔ میں نے اپنی زبان سے اور سادہ کاغذ پر بھی لکھ کر دے دیا ہے۔ کیا اتنا کہنے اور لکھ دینے سے حق مہر معاف ہو جاتا ہے۔ اسلام اور شرعی حیثیت سے کیا یہ ٹھیک ہے۔

ج:۔ حق مہر عورت کا شوہر کے ذمہ قرض ہے۔ اگر صاحب قرض مقروض کو زبانی یا تحریری طور سے معاف کر دے تو معاف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے مہر بھی عورت کے معاف کر دینے سے معاف ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم

س:۔ قیامت کے دن لوگ اپنے باپ کے نام سے یا ماں کے نام سے پکارے جائیں گے۔ جیسا کہ ہم کو معلوم ہے کہ دنیا میں واحد ہستی جو ماں کے نام سے مشہور ہوئی حضرت عیسٰی ابن مریم ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ماں کے نام سے پکارا جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ کچھ لوگ حرام کاری کے بعد پیدا ہوتے ہیں اور ان کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ ان کا باپ کون ہے یا پھر ماں اور باپ دونوں کا معلوم نہیں ہوتا۔ ان کو قیامت کے دن کس طرح پکارا جائے گا۔

ج:۔ باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔ جن کے باپ نہیں ہوں گے ان کو ماں کے نام سے پکارا جائے گا۔

س:۔ کیا لڑکیوں کے نام ثنا، زیب، روبینہ اور شاہینہ غیر اسلامی نام ہیں۔

ج:۔ مہمل نام ہیں۔

س:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ خانہ کعبہ میں زوال کا وقت کبھی نہیں آتا، اور عبادت کبھی نہیں رکتی اور عام جگہوں پر جمعہ کو زوال کا وقت ہوتا ہے۔

ج:۔ یہ غلط ہے۔ خانہ کعبہ پر بھی زوال کا وقت ہوتا ہے اور جمعہ کے دن بھی۔

س:۔ میں نے ایک معلومات عامہ کی کتاب میں دو روایتوں کا پڑھا آپ ان کے صحیح یا غلط ہونے کا عندیہ جواب دیں۔ حضور کے روضے کے پاس ایک قبر کی گنجائش ہے جہاں حضرت امام مہدی دفن کیے جائیں گے۔

ج:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر چوتھی قبر کی جگہ خالی ہے اور یہ امام مہدی کی نہیں بلکہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قبر کی جگہ ہے۔ آخری زمانے میں حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ دجال کو قتل کریں گے اور پینتالیس برس تک حکومت کریں گے پھر انتقال ہو گا۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ اور پھر وہ روضہ اقدس پر دفن کیے جائیں گے۔

چار باتوں سے ڈرو

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب ذیل آیت کے متعلق دریافت کیا۔

اَلَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰی رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝
جو دے سکتے ہیں دیتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ان کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے

کیا ان سے گنہگار مراد ہے کہ گناہ کر کے اللہ سے ڈرتے ہیں۔ فرمایا نہیں بلکہ اس سے عبادت گزار مراد ہے کہ عبادت کے بعد عدم قبولیت سے ڈرتے ہیں۔ فقیہ ابو اللیث سمرقندی فرماتے ہیں

۱۔ نیک عمل کے قبول نہ ہونے کا خوف، اللہ تعالٰی نے قبولیت کے لئے تقوٰی کی شرط لگائی ہے

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ
خدا پرہیزگاروں ہی کی نیاز قبول فرماتا ہے

۲۔ ریاکاری کا خوف کہ ہر عمل کی قبولیت کیلئے اخلاص شرط لازمی ہے۔

وَمَا اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ
اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کریں۔

۳۔ نیک عمل کی حفاظت کا خوف۔ ہر عمل کو میدان حشر تک لے جانا ضروری قرار دیا ہے اور وہ حفاظت سے ہی ممکن ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا
جو نیکی لے کر آئے گا اس کو دس جیسی دس نیکیاں ملیں گی۔

کسی نے کیا خوب ہی فرمایا نیک عمل کرنے سے اس کی حفاظت زیادہ مشکل ہے۔

۴۔ اس کا خوف کہ پتہ نہیں کہ نیکی کی توفیق ملے گی یا نہیں (توفیق تمام تر اللہ ہی قبضہ میں ہے)

وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ۔
میری توفیق خدا ہی کی طرف سے ہے اسی پر بھروسہ رکھتا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں

بزم ختم نبوۃ

تقسیم کے وقت قادیانیوں نے خود کو مسلمانوں سے الگ کر لیا تھا

مورخہ ۳ جون ۱۹۸۶ء کے نوائے وقت کراچی کی ایک کٹنگ ارسال خدمت ہے اس میں ایک مقالہ ہے جس کا عنوان ہے "۳ جون کا تاریخ ساز دن" ماجد چوہدری احمد خاں بی اے علیگ کی تحریر ہے۔ اس مقالہ میں قادیانیوں کی سازش کا پردہ چاک کیا ہے ان کے آنجہانی چوہدری سر ظفر اللہ نے کس طرح اسلام اور پاکستان کو کمزور کرنے کی سازش کی ہے آج وہ لوگ بلکہ نادان لوگ سر ظفر اللہ خان کی پاکستان کی خدمات کا ڈنکا پیٹتے ہیں۔ انکو یہ آئینہ دکھائیے تاکہ ان کی آنکھیں کھل جائیں۔ میں بے حد ممنون و مشکور ہوں گا اگر آپ اس کٹنگ کو شائع کر دیں ساتھ میں میرے ریمارکس بھی شائع کر دیں۔

۳ جون منصوبہ میں موجودہ پاکستان سے کچھ زائد علاقے بھی شامل تھے جن کی جغرافیائی حیثیت پاکستان کے وجود کے لیے بہت اہم تھی۔ مگر جیسے جیسے حالات رخ بدلتے گئے ماؤنٹ بیٹن نے بھی مسلمانوں پر ضرب کاری لگانے کا فیصلہ کر لیا۔ پنجاب میں گورداسپور کا ضلع بھی تقسیم میں پاکستان کا حصہ تھا۔ ضلع گورداسپور مسلم اکثریتی ضلع تھا کیونکہ قادیانیوں سمیت مسلمانوں کی آبادی ۵۱ فیصد تھی جس میں ۲ فیصد قادیانی تھے ہندو سکھوں کی آبادی ۴۹ فیصد تھی قادیانیوں کے نمائندہ سر محمد ظفر اللہ خاں نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے یہ موقف پیش کیا کہ قادیانی مسلمانوں سے الگ اور وہ قادیان قصبہ ضلع گورداسپور کو روم کے ویٹی کن کی طرح آزاد علاقہ بنانا چاہتے ہیں۔ معلوم رہے قادیانیوں کے نبی مرزا غلام احمد کی جائے پیدائش اور جائے دفن قصبہ قادیان ہی ہے۔ انگریز اور ہندو کانگریس پہلے ہی مسلمانوں کے خلاف سازش کر کے پاکستان کو کم سے کم علاقہ دے رہے تھے سر محمد ظفر اللہ خاں کا مطالبہ سننے کے بعد باؤنڈری کمیشن نے فیصلہ کیا کہ ضلع گورداسپور میں غیر مسلم ۵۱ فیصد ہیں (ہندو سکھ ۴۹ جمع ۲ فیصد قادیانی) اور مسلمان صرف ۴۹ فیصد ہیں لہٰذا یہ ضلع غیر مسلم اکثریت کا قرار پایا۔ آج کل قادیانیوں کو حکومت پاکستان نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ وہ اس فیصلہ پر سخت مضطرب ہیں اور مسلمان کہلانے پر اصرار کرتے ہیں۔ اگر وہ برصغیر کی تقسیم کے وقت اپنے آپ کو باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلمان کہتے تو ضلع گورداسپور پاکستان میں شامل ہوتا اور بھارت کو کشمیر تک پہنچنے کے لیے راستہ نہ ملتا۔ اس طرح آج مقبوضہ کشمیر بھی پاکستان میں شامل ہوتا اور مسئلہ کشمیر پر بھارت پاکستان میں چار جنگیں نہ ہوتیں اور دونوں ممالک میں موجودہ محاذ آرائی کی کیفیت بھی نہ ہوتی۔

ختم نبوت ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے

ختم نبوت ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ بڑھا ہے

ہیں قادیانیوں کے خلاف جو جلسہ ہوا احمد علی صاحب، لسٹر کی تازہ ترین رپورٹ پڑھ کر دلی خوشی ہوئی کہ آپ غیر ممالک میں بھی قادیانیوں کے خلاف بھرپور طور پر کام شروع کر چکے ہیں۔ مجھے امید ہے آپ لوگ ضرور سرخرو ہوں گے، مولانا شمس الدین کے خون سے خوشبو آ رہی ہے پڑھ کر ایمان تازہ ہو گیا کہ اللہ پاک نے اپنے نیک بندوں کو کتنا درجہ عطا کیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی عارفی کی موت ہمارے لیے باعث افسوس ہے انہیں خدا جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ختم نبوت کو خدا دنیا کے کونے کونے میں مقبول کرے اور خدا کرے کہ وہ ——— اپنے مشن میں کامیاب ہو۔ آمین ثم آمین

رخسانہ انجم مانسہرہ

ختم نبوت ہر مسلمان کے گھر پہنچے

ختم نبوت ہر ہفتہ پڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ اور آپ حضرات کی کوششوں سے ہر وقت ملتا ہے ختم نبوت کا مسئلہ ایک عالمی مسئلہ ہے یہ کسی خاص جماعت کے ساتھ خاص نہیں یہ عالمی جریدہ جو حضور خاتم الانبیاء کی ختم نبوت اور آپ کے ارشادات کے پھیلانے میں سرگرم ہے میری خواہش ہے یہ ہر مسلمان کے گھر پہنچے۔ والسلام

طفیل احمد عثمان۔ اسلام آباد

یہ رسالہ اپنی مثال آپ ہے!

ہفت روزہ ختم نبوت کے پانچ پرچے باقاعدگی کے ساتھ موصول ہوتے ہیں۔ پڑھ کر ازحد خوشی ہوتی ہے یہ رسالہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تعاقب قادیانیت میں اپنی مثال آپ ہے اس کے علاوہ کافی دینی معلومات بھی فراہم کرتا ہے جاذب نظر ٹائٹل اور کاغذ کی عمدگی شوق مطالعہ میں اتنا اضافہ کرتی ہے کہ اول سے آخر تک پڑھ کر ختم کرنے تک چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ الحمدللہ تمام مضامین عمدہ اور

معیاری ہیں۔ باطل قوتوں کے لیے آپ کا یہ رسالہ ایک دعوت اور پیغام ہے۔ ان باطل پرستوں سے ٹکرانے کا اس سے عمدہ طریقہ نہیں ہے اور انشاء اللہ منکرین ختم نبوت کو منہ کی کھانی پڑے گی۔

ہفت روزہ کا ظاہری حسن اور باطنی خدمات دیکھ کر خوشی حاصل ہوتی ہے کہ بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ ہفت روزہ ختم نبوت کا ظاہری رعب و دبدبہ بھی مرزائیوں کی قوت برداشت سے باہر ہے جیسا کہ آپ نے اپنے تازہ شمارے میں ضلع سرگودھا کے ایک قادیانی کے مرنے کا ذکر کیا ہے۔

اس پرفتن دور میں جس استقامت کے ساتھ آپ ناموس رسالت ﷺ کی خاطر قلمی جہاد کر رہے ہیں وہ قابل صد تحسین ہے جس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ دعا ہے کہ خدا رسالے کو دن دگنی رات

جو کہ ترقی دے۔ آمین۔

قاضی حبیب الرحمن حامد۔ ترنگڑی بائمین مانسہرہ

النور سوسائٹی کراچی میں قادیانی عبادت گاہ سازش خانہ معلوم ہوتی ہے

میں ختم نبوت رسالہ کا شیدائی ہوں اور ہر ہفتے اسے باقاعدگی سے پڑھتا ہوں آپ لوگ قادیانیوں کے خلاف ایک جہاد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت و استقامت دے اور انشاء اللہ آپ لوگوں کی کوششوں سے قادیانی پاکستان اور ساری دنیا میں ذلیل و خوار ہوں گے آمین

میں پاکستان سٹیل مل میں ملازم ہوں آپ لوگوں نے قادیانیوں کا اسٹیل مل میں بھی ناطقہ بند کر دیا ہے اس کے لیے آپ لوگ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ میں آج آپ لوگوں کی توجہ قادیانیوں کی ایک عبادت گاہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو کہ النور سوسائٹی FEDRAL B AREA میں نور ہسپتال جو کہ پلاٹ نمبر 11 - ST بلاک نمبر 19 میں واقع ہے قائم ہے۔

قادیانیوں کی اس عبادت گاہ میں جو کہ نور ہسپتال کے اندر ہے اور یہ عبادت گاہ کم ایک سازش خانہ زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ کلمہ طیبہ کے دو بڑے بڑے BOARDS آویزاں ہیں جو کہ باہر سے بھی نظر آتے ہیں۔ لہٰذا میں آپ لوگوں سے گزارش کروں گا کہ کراچی جیسے شہر میں اس عبادت گاہ کے باہر کلمہ طیبہ کا بورڈ لگا کر جو ناپاک جسارت کر رہے ہیں آپ اس کا نوٹس لیں اور اپنے رسالہ ختم نبوۃ میں بھی اس

باقی صفحہ ۲۲ پر

روزنامہ ... ۲۳ رمضان المبارک ۳۰ مئی ۱۹۸۶ ... جنگ راولپنڈی ... کہوٹہ پر بھارت اسرائیل حملہ کا خطرہ۔ اور کہوٹہ پلانٹ پر حملے کے لیے اسرائیل و بھارت کی سازش کی خبر پڑھ کر میں فوراً ہفت روزہ ختم نبوت کی ... اشاعت کی طرف متوجہ ہو گیا جس میں خبر دی گئی تھی کہ مرزائی اور اسرائیل میں گہرا رابطہ ہے یہ دونوں مل کر اپنے خفیہ ایجنٹوں اور لوبیوں کے ذریعہ اٹیمی ری ایکٹر بلکہ ملک ہی کو تباہ کرنے میں کوشاں ہیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت کو اللہ تعالیٰ قائم و دائم رکھے جو حب الوطنی اور استحکام پاکستان کا اہم فریضہ ادا کر رہا ہے ختم نبوت نے حکومت اور ارباب اقتدار کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے کہ وہ خفیہ جماعت دہریہ جو پاکستان اور کہوٹہ پلانٹ کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش میں ہمہ تن مصروف ہے وہ مرزا غلام قادیانی کی دجل و فریب اور جھوٹ سے بھری ہوئی نبوت کے پرستار مرزائی قادیانی جماعت ہے جو تاسیس پاکستان سے آج تک مختلف حربوں حیلوں سے پاکستان کو سبوتاژ کر رہی ہے اخبار کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ کہوٹہ کے اٹیمی پلانٹ کو تباہ کرنے کے منصوبہ میں بیرونی طاقتوں کا دورہ کرنے والا پاک فضائیہ کی تربیت میں رہنے والا غیر ملکی پائلٹ جب تیسری بار کہوٹہ پلانٹ کا دورہ کرنے کے لیے پاکستان آیا تو گرفتاری کے بعد پشاور میں تفتیش کے دوران ایک سرکاری ملازم کی مدد سے فرار ہو گیا (ظاہر ہے کہ یہ سرکاری کوئی ملازم کوئی اعلیٰ افسر ہو گا کیونکہ کوئی چھوٹا ملازم ایسا نہیں کر سکتا) اور پھر پاک بھارت سرحد کو عبور کرتے ہوئے پھر گرفتار کر لیا گیا۔

پاکستانی قوم صدر پاکستان اور وزیر اعظم محمد خان جونیجو سے اس بات کی وضاحت طلب کرنے کا حق رکھتی ہے کہ غیر ملکی پائلٹ کن ذرائع سے پاک فضائیہ کے زیر تربیت آیا۔ اور تفتیش کے دوران کس سرکاری ملازم کی مدد سے فرار ہوا اور حکومت نے آج تک یا فوری اقدام کر کے اس سرکاری ملازم کا محاسبہ کیا اور ہمیں یقین ہے اگر حکومت ملک کی خیرخواہی کے جذبے سے مخلصانہ طور پر چھان بین کرے تو ثابت ہو جائے گا کہ پاکستان جس اسرائیل کے لیے نرم گوشہ رکھنے والی لابی صرف اور صرف قادیانی اور مرزائی جماعت ہے کیونکہ یہ پاکستان کی ازلی دشمن جماعت مرزائیہ ہے۔ اس جماعت نے پروگرام کے تحت حکومت کے اعلیٰ مناصب پر کام کرنے کے لیے اپنے آدمی چھوڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا جب تک مرزائی ملک کی کلیدی آسامیوں پر تعینات رہیں گے اٹیمی ری ایکٹر اور ملک کی تباہی کا خطرہ سر پر منڈلاتا رہے گا اس لیے ملک بچاؤ مہم کے طور پر حکومت کو فی الفور اس اہم اور نازک مسئلے کے لیے اہم اقدامات کرنے کی اشد ضرورت ہے ورنہ تباہی کے بعد پچھتاوا رائیگاں ہو گا۔

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زباں میں

حافظ محمد حنیف کے قلم سے

○ — چاند، سورج کا گرہن — قادیانیوں کا ایک پُر فریب مغالطہ اور اس کا جواب۔

○ — چاند، سورج کے گرہن کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول کیا تھا؟

قادیانی کہتے ہیں کہ:

۱۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ایک شخص کے آنے کی پیش گوئی کی ہے بخاری مسلم کے علاوہ صحاح ستہ میں تواتر سے یہ پیش گوئی موجود ہے اور وہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

۲۔ وہ مہدی کی یہ علامتیں بیان کرتے ہیں ـــــ زلازل، طاعون اور تیرھویں، ۲۸ ویں رمضان کو چاند اور سورج گرہن ـــــ ان علامتوں سے وہ یہ تاثر دیتے ہیں کہ یہ علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں۔ ۲۱ مارچ ۱۸۹۴ء کو سورج گرہن کی علامت بھی پوری ہو چکی ہے وغیرہ وغیرہ

قادیانی پہلی غلط بیانی تو یہ کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے آنے کی پیش گوئی کی ہے حالانکہ آپ نے ایک کی نہیں بلکہ دو سچوں اور ستائیس جھوٹوں کے آنے کی پیش گوئی فرمائی ہے اور ان کی علامتیں بھی الگ الگ بیان کی گئی ہیں جو اس طرح ہیں۔

۱ ـــ حضرت مہدی کا ظہور

۲ ـــ حضرت عیسٰے ابن مریم کا نزول

۳ ـــ تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت

۴ ـــ دجال کا خروج

جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱ ـــ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی علامتیں یہ ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

میرے نام پران کا نام، میری ماں کے نام پران کی ماں کا نام اور میرے والد کے نام پران کے والد کا نام ہوگا اور وہ میری آل بیت سے ہوں گے جب کہ مرزا قادیانی کا شجرہ نسب یہ ہے۔

اصل نام	غلام احمد
ماں کا نام	چراغ بی بی
باپ کا نام	غلام مرتضیٰ
قوم	مغل برلاس

حضرت امام مہدی کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامتیں بیان فرمائیں وہ مرزا قادیانی پر پوری نہیں اترتیں لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی اصلی مہدی نہیں بلکہ کذاب ہے اور ایسے جھوٹے مہدی کے نام سے پہلے بھی گزر چکے ہیں۔ حضرت امام مہدی کی ایک اہم علامت جسے مرزا قادیانی نے بھی تسلیم کیا یہ ہے۔

"بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس مسیح موعود کے لیے آواز آئے گی ھٰذا خلیفۃ اللہ المھدی"

(شہادۃ القرآن ص۴۱ طبع ۲ مصنفہ مرزا)

مرزا قادیانی نے یہ روایت بخاری شریف کے حوالے سے لکھی ہے جبکہ بخاری شریف میں اس کا نام ونشان نہیں ہے چونکہ مہدی کی علامتوں میں سے مرزا قادیانی نے خود یہ علامت بیان کی ہے اور قادیانیوں کا اس پر ایمان ہے اس لیے قادیانیوں سے میرا سوال ہے۔

(ا) ۱۔ یہ کہ بخاری شریف سے روایت دکھاؤ اگر نہیں دکھا سکتے تو پھر یہ تسلیم کرلو کہ تمہارے مرزا نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹا مہدی تو کجا ایک شریف انسان کہلانے کا بھی حقدار نہیں

ب۔ اگر یہ علامت درست ہے تو پھر مرزا قادیانی نے جس وقت نبی یا مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا اس وقت یہ آواز کیوں نہیں آئی جب نہیں آئی تو اپنے ہی دعوے کی رُو سے مرزا قادیانی جھوٹے قرار پائے۔

۲۔ احادیث صحیحہ میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول کے بارے میں مندرجہ ذیل علامتیں بیان کی گئی ہیں۔

"ان کا نام عیسٰے ہوگا۔ ماں کا نام مریم ہوگا۔ وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ حاکم عادل ہوں گے ان کے زمانے میں تمام مذاہب بالترتیب مٹ جائیں گے وہ جہاد کریں گے۔ کامل غلبۂ اسلام ہوگا۔ مال اس قدر ہوگا کہ کوئی زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ ہوگا۔ وہ نکاح کریں گے۔ ان کی اولاد ہوگی حج بیت اللہ کریں گے۔ ۴۵ سال زمین پر رہیں گے، وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک میں دفن ہوں گے"

مرزائی جماعت کے آنجہانی پیشوا مرزا محمود نے بحوالہ بخاری شریف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامتیں اس طرح بیان کی ہیں:

"اور وہ (عیسٰے علیہ السلام) نازل ہونے والا ہے پس جب اسے دیکھو تو اسے پہچان لو کہ وہ درمیانہ قامت سرخی سفیدی ملا ہوا رنگ، زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا گو سر میں پانی نہ ہی ڈالا ہوا، وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے گا۔ اس کے زمانے میں سب مذاہب ہلاک ہو جائیں گے اور صرف اسلام باقی رہ جائے گا اور شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیلوں اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے عیسٰی ابن مریم چالیس سال زمین پر رہیں گے پھر فوت ہوں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھائیں گے۔ (حقیقۃ النبوت ص۱۹۲)

مرزا محمود نے اس حدیث میں تحریف کر کے ایک جملہ یقاتل الناس الی الاسلام حذف کر دیا ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ (عیسٰے علیہ السلام) اسلام کے لیے قتال یعنی جہاد کریں گے چونکہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جہاد کے منکر ہیں اس لیے یہاں مرزا محمود نے حدیث پاک کا ایک پورا جملہ ہی ہڑپ کر لیا۔ تاہم مرزا محمود نے مجموعی طور پر جو علامتیں بیان کی ہیں ان میں کوئی ایک

علامت بھی مرزا قادیانی پر پوری نہیں اترتی اگر کسی مرزائی میں ہمت ہے تو وہ ان علامتوں میں سے کوئی ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں ثابت کرے مثلاً اسی علامت کو لے لیجیے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے بعد سب باطل مذاہب کا خاتمہ اور اسلام کو غلبۂ کامل حاصل ہو جائے گا اور مال اتنا وافر ہوگا کہ کوئی زکوٰۃ وصول کرنے والا بھی نہیں رہے گا۔ مرزا قادیانی کے دعوائے مسیحیت یا مہدویت کے بعد یا اس کے نام نہاد خلفاء کے زمانے میں غلبہ اسلام تو کجا کافر قوتوں کو غلبہ حاصل ہے اور وہ سپر پاور ہیں قبلہ اول مسجد اقصیٰ پر یہودیوں کا تسلط ، اسرائیلی سلطنت کا قیام اور ہمارے پڑوس میں مسلم مملکت افغانستان پر روس کا قبضہ یہ مرزا قادیانی اور اس کے نام نہاد خلفاء کے دور میں ہی ظہور میں آیا ہے۔

غور طلب بات یہ بھی ہے کہ جو مرزا نصرانیت و یہودیت کے خاتمے اور غلبۂ اسلام کا مدعی تھا آج اس کے پیروکار یہودیوں کے تنخواہ دار ہیں اور انہیں کے زیر سایہ اسرائیل میں اپنا مشن چلا رہے ہیں ربوہ اور دوسرے مقامات کے بہت سے قادیانی باقاعدہ اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو کر مجاہدین اور مہاجرین فلسطین کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ اگر مرزا قادیانی وہی مسیح یا مہدی ہوتا تو آج کفر و الحاد ، یہودیت و نصرانیت وغیرہ کسی بھی غلط مذہب کا دنیا میں نام و نشان تک نہ ہوتا۔

ـــ ایک اور اہم نشانی جسے مرزا محمود نے بھی تسلیم کیا مال کا کثرت ہونا ہے جبکہ مرزا قادیانی اپنی زندگی میں کبھی تبلیغ کے نام پر کبھی کتابیں شائع کرنے کے نام اور کبھی مینارۃ المسیح اور بہشتی مقبرے کے نام پر عوام سے چندہ بٹورتا رہا۔ چندہ بٹورنے کا یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے ـــ

ـــ علاوہ ازیں حضرت مسیح ابن مریم علامتوں میں حج بیت اللہ کرنا اور حضور پاک کے روضہ مبارک میں دفن ہونا ہے جبکہ مرزا قادیانی کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہوا تک نہیں لگی اور وہ مرض ہیضہ سے مر لاہور میں اور دفن قادیان میں ہوا۔ تو کیا ایسا شخص جس میں مسیح یا مہدی کی کوئی بھی علامت نہ پائی جاتی ہو مسیح یا مہدی قرار دیا جا سکتا ہے۔!

۲ ـــ جہاں تک دجال کا تعلق ہے تو احادیث میں لس کا نشانی یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کی آنکھ ایک ہوگی اور اس کی پیشانی پر ک ، ف ، ر کے حروف ابھرے ہوئے ہوں گے ، وہ یہودیوں میں سے ہوگا اور حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے ہاتھوں فی النار والسقر ہوگا۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اصلی دجال کے خروج سے پہلے تیس دجال آئیں گے فرمایا۔

سیکون فی امتی ثلثون دجالون کلھم یزعم انہ نبی انا خاتم النبیین لا نبی بعدی او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اگر ہم مرزا قادیانی کو اس حدیث کی کسوٹی پر پرکھیں تو نہ وہ مسیح تھا نہ مہدی بلکہ وہ ان تیس دجالوں میں سے ایک تھا جس کی پیش گوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں کی ہے اس لیے کہ مرزا قادیانی نے نہ صرف یہ کہ نبی ہونے کا دعوے کیا بلکہ یہ بھی کہا ہے کہ میں "امتی نبی" ہوں جو مرزا قادیانی کی خود ساختہ اصطلاح اور سراسر دجل ہے اور اسی دجل کی بنا پر وہ تیس دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔

مرزائی اعتراض اور اس کا جواب

کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق جب مرزائیوں کے پاس کوئی جواب نہیں بن پاتا تو وہ چند غیر معروف مصنفین کی غیر معروف کتابوں اور غلط سلط روایتوں کا سہارا ڈھونڈھنے لگتے ہیں کہتے ہیں دار قطنی میں ہے۔

ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ۔

اس روایت کے بارے میں قادیانیوں کا استدلال یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے دور میں رمضان المبارک کے مہینہ میں یہ علامت پوری ہو چکی ہے۔ حالانکہ یہ روایت ازروئے درایت اور ازروئے روایت دونوں طرح جھوٹی ہے اس کا ایک راوی عمرو بن شمر ہے جسے محدثین نے منکر الحدیث اور متروک الحدیث لکھا ہے۔ (دیکھیے میزان الاعتدال وغیرہ)

ازروئے درایت اس لیے غلط ہے کہ روایت میں چاند گرہن کے لیے رمضان کی پہلی رات اور سورج گرہن کے لیے رمضان کا نصف یعنی پندرہ تاریخ لکھی ہے جبکہ بقول مرزا قادیانی ،۔

"قانون قدرت جب سے دنیا بنی ہے اس طرح ہے کہ چاند گرہن کے لیے ۱۰ ، ۱۴ ، ۱۵ ، اور سورج گرہن کے لیے ۲۷ ، ۲۸ ، ۲۹ تاریخیں مقرر ہیں یہ نظام کبھی نہیں ٹوٹ سکتا ،

(مفہوم ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

الغرض اس روایت کے خلاف مرزا قادیانی کے زمانے میں چاند گرہن ۱۳ رمضان اور سورج گرہن ۲۸ رمضان کو ہوا اس لیے اس روایت سے مرزا قادیانی کی صداقت کو ثابت نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ تو اس کے کاذب ہونے کی کھلی دلیل ہے۔

ایک سوال

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مرزا قادیانی کے دور میں ہی چاند اور سورج کو ماہ رمضان میں گرہن لگا ہے یا اس سے پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے۔ تاریخ کی ورق گردانی کی جائے تو اس قسم کے واقعات پہلے بھی ہوتے رہے اور بعد میں بھی ہوئے تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱ ـــ ماہ رمضان ـــ ۱۲۲۲ھ
۲ ـــ 〃 ـــ ۱۲۴۴ھ
۳ ـــ ۱۲۶۷ھ
۴ ـــ 〃 ـــ ۱۲۹۰ھ
۵ ـــ 〃 ـــ ۱۳۱۱ھ
۶ ـــ 〃 ـــ ۱۳۲۵ھ
۷ ـــ 〃 ـــ ۱۳۵۴ھ
۸ ـــ 〃 ـــ ۱۳۷۸ھ
۹ ـــ 〃 ـــ ۱۴۰۲ھ

دیکھیے انسائیکلوپیڈیا آف ہسٹری ولوجی صفحہ ۱۵۰ تا صفحہ ۱۵۸ مصنفہ نیکولڈ، تیرھویں صدی ہجری میں ۱۲۲۲ھ سے لے کر ۱۲۹۹ھ تک اس کے بعد چودھویں صدی میں ۱۳۱۱ھ سے لے کر ۱۳۷۶ھ چار چار مرتبہ ماہ رمضان المبارک چاند اور سورج کو گرہن لگ چکا ہے جبکہ پندرھویں کے شروع میں ایسا ہو چکا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ مسیح اور مہدی کی علامات میں سے نہیں ہیں بلکہ اتفاقات ہیں ورنہ تو لازم آئے گا کہ جب بھی ایسا واقعہ ہو کوئی نہ کوئی مسیح اور کوئی نہ کوئی مہدی ضرور ہو۔

سورج یا چاند گرہن کس کی علامت ہیں؟

عام طور پر یہ مشہور ہے کہ سورج یا چاند گرہن کسی حادثے یا افتاد کی علامت ہوا کرتے ہیں چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو اس وقت سورج کو گرہن لگا تھا ____ سورج گرہن یا چاند گرہن کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ فوراً مسجد میں جا کر نفل ادا فرمایا کرتے تھے صحابہ کرام کی جماعت بھی آپ کے ہمراہ جاتی تھی ____ اور توبہ استغفار کرتے تھے ____ یہی حضور کی سنت ہے اگر ہم حضور کی اس سنت کی روشنی میں غور کریں تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ چاند یا سورج گرہن کسی حادثے کے ورود یا کسی فتنے کے ظہور کی علامت ہیں۔ چونکہ مرزا قادیانی نے قادیانیوں کے بقول اپنے جھوٹے سلسلے کا آغاز ۲۲ مارچ ۱۸۹۴ء کو کیا اور سورج گرہن ۱۲ مارچ کو ہوا اور اس کے ساتھ ہی چاند گرہن بھی ہوا لہٰذا یہ اشارہ ایک فتنے اور شر کے ظہور کا ہوگا نہ کہ کسی خیر کے ظہور کا۔

مسلمانوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے پیدا کردہ فتنے کی نظیر گزشتہ چودہ صدیوں میں نہیں ملتی کیونکہ مرزا قادیانی نے نہ صرف نبی، مہدی یا مسیح ہونے کا دعوے کیا بلکہ اتنے دعوے کیے ہیں کہ اگر ان کو یکجا کیا جائے تو اس کے لیے ایک مکمل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کا دعویٰ یہ بھی تھا کہ محمد رسول اللہ بھی میں ہوں جس کا اظہار اس نے اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ میں کیا ہے کہ قرآن کریم کی آیت "محمد رسول اللہ والذین معہ" کا مصداق میں ہوں نعوذ باللہ۔ معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کا فتنہ گزشتہ صدیوں کے مقابلہ میں ایک بہت بڑا فتنہ تھا۔

ایک اور استدلال

اس سلسلہ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ قادیانیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ زلزلے، طاعون، ہیضہ اور چاند اور سورج گرہن یہ مسیح یا مہدی کی علامات میں سے ہیں۔ جب کہ قادیانیوں کے پیشوا مرزا قادیانی خود یہ تحریر کر چکا ہے کہ مہدی کی روایتیں ساری سرے سے غلط ہیں۔ قادیانی ہیں کہ انہیں روایتوں سے اپنے مرزا کی جھوٹی مسیحیت اور مہدویت ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

قادیانیوں کی حمایت

مس بینظیر بھٹو کی غیرت کہاں گئی؟

ایک سابق قادیانی کے اہم انکشافات

تحریر: محمد مسلم مجیروی (م-ب)

اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ قادیانی بے نظیر بھٹو کی سرکردگی میں پیپلز پارٹی کی حالیہ مہم میں پوری طرح ساتھ دے رہے ہیں اور بھرپور مدد کر رہے ہیں۔ پہلے تو مس بے نظیر کی لندن سے روانگی سے قبل قادیانی سربراہ مرزا طاہر سے طویل ملاقات ہوئی۔ جس میں قادیانی راہنما کی طرف سے قائم مقام چیئرمین پیپلز پارٹی کو ہر طرح تعاون کا یقین دلایا گیا۔ مرزا طاہر احمد نے ربوہ میں قائم مقام قادیانی امیر مرزا منصور کو بھی اس سلسلے میں ہدایات بھیجیں چنانچہ ۱۰ اپریل کو لاہور ائیرپورٹ پر پیپلز پارٹی کے لیڈروں کے ساتھ مرزا منصور احمد نے بھی قادیانیوں کی طرف سے مس بے نظیر کا استقبال کیا۔ حکومت کو بھی مصدقہ ذرائع سے اطلاعات ملی ہیں کہ قادیانی مس بے نظیر کی مہم میں بھرپور ساتھ دے رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ہر قیمت پر موجودہ حکومت اور صدر ضیاء الحق کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں۔ صدر ضیاء الحق کا قصور یہ ہے کہ وہ پہلے پاکستانی صدر ہیں جن کے دور میں اسلامی اقدار کی حوصلہ افزائی اس ملک میں ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ غیر اسلامی اور مخالف اسلام نظریات کی اشاعت و ترویج کو بھی روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں قادیانی تحریک نے اسلام اور مسلمانوں میں اس دور میں جو تفرقہ، انتشار اور عظیم خطرات پیدا کئے ہیں وہ بھی صدر مملکت کے مد نظر ہیں۔ انہوں نے قادیانی گروہ کو اپنی کھال کے اندر رکھنے کے لیے کافی کوشش کی ہے۔ اگرچہ صدر کے اقدامات نہایت نرمی، رحمدلی اور فراخ حوصلگی پر مبنی ہیں۔ اور قادیانیوں کو مراعات بھی بہت دی ہیں لیکن پھر بھی قادیانی بگڑے ہوئے لاڈلے نواب زادوں کی طرح صدر مملکت اور حکومت کے خلاف ریشہ دوانی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ حال ہی میں وفاقی وزیر جناب اقبال احمد خان نے بھی پریس کو بیان دیا ہے کہ قادیانی

مکتوب ننکانہ

از قلم محمد حسین علوی

مورخہ ۵/۹/۸۶ کو مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسسٹنٹ کمشنر ننکانہ صاحب کو ایک درخواست دی کہ قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ اور رہائش گاہوں کے باہر کلمہ طیبہ تحریر کر رکھا ہے جو سراسر مسلمانوں کے ساتھ زیادتی اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ہے۔ مزید برآں قادیانی اپنی عبادت گاہوں میں باقاعدگی کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ اور ہر ہفتہ باقاعدگی کے ساتھ میٹنگ کرتے ہیں جس میں مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے ہیں۔ اگلے دن مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے سرپرست جناب چوہدری عبدالمجید رحمانی صاحب ناظم مجلس ھذا محمد حسین علوی صاحب، محمد اکرم ناز صاحب، محمد اشفاق صاحب، محمد خالد صاحب اور مشتاق خالد نے اسسٹنٹ کمشنر ننکانہ سے ملاقات کی۔ اے سی ننکانہ صاحب ملک شوکت علی خاں صاحب بہت ملنسار اور اسلامی ذہن کے آدمی ہیں۔ انہوں نے بڑی محبت اور عزت سے اراکین مجلس ھذا کی گزارشات کو سنا اور یقین دلایا کہ وہ آرڈیننس پر فوراً عمل کروائیں گے۔ لہٰذا اسسٹنٹ کمشنر صاحب کی فوری ہدایت پر انسپکٹر تھانہ ننکانہ نے رات کو سلیم نامی قادیانی ایڈووکیٹ کی نگرانی میں قادیانی عبادت گاہ اور ان کی رہائش گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹا دیا۔ سارے شہر میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ مساجد میں شکرانے کے نفل ادا کیے گئے نیز اسسٹنٹ کمشنر ننکانہ کی تعریف اور تحسین میں قرار دادیں منظور کی گئیں اور بذریعہ اشتہار مسلمانوں کو مبارکباد دی گئی۔

ادھر قادیانیوں نے نماز جمعہ سے پہلے اپنی عبادت گاہ میں ایک میٹنگ کی۔ جو تقریباً تین گھنٹے جاری رہی بعد ازاں انہوں نے پورے شہر کا راؤنڈ لگایا۔ اور اپنے خلاف کی گئی چاکنگ، سٹکرز اور پوسٹرز کا جائزہ لگایا۔ رات تقریباً ۱۲ بجے کے قریب ۵۰ قادیانی سریوں، ہاکیوں اور ریوالوروں سے مسلح ہو کر مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر محمد مشتاق خالد کے گھر آئے اور ان کے گھر پر تحریر عبارت "ہم قادیانیوں کا پوری دنیا میں تعاقب کریں گے" کو مٹایا۔ پھر انہوں نے سارے شہر میں سٹکرز، پوسٹرز اور چاکنگ کو ختم کیا اور اپنی عبادت گاہ اور رہائش گاہ پر دوبارہ کلمہ طیبہ لکھ لیا اور دھمکیاں دیں کہ جو ہماری عبادت گاہ سے کلمہ مٹائے گا اس کو قتل کر دیں گے۔ دریں اثنا مجلس ھذا کے بیشتر اراکین اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے کے لیے مساجد میں گوشہ نشین ہو گئے۔ قادیانیوں کے اس واقعہ سے پورے شہر میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اگلے دن انجمن طلباء اسلام کے ناظم جناب سعید زرگر صاحب فیض الحسن صاحب اپنے بے شمار ساتھیوں کے ہمراہ اے سی ننکانہ کے پاس پہنچے۔ اور اپنے جذبات سے آگاہ کیا۔ اے سی ننکانہ نے فوراً ایکشن لے کر چار قادیانیوں کو فوری طور پر گرفتار کر لیا۔ اور ان کے خلاف صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی پر مقدمہ دائر کر لیا گیا۔ اراکین مجلس ھذا نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ اس سے پہلے کہ ساہیوال اور سکھر کے واقعات دہرائے جائیں قادیانیوں کو فوری طور پر لگام دی جائے۔ ●●

مس بے نظیر کی حالیہ مہم میں اس کا پورا ساتھ دے رہے ہیں۔ انتہا یہ کہ قادیانی اب خود اپنے رسالوں میں تحریراً بھی کھلم کھلا مس بھٹو کی نہ صرف حمایت کر رہے ہیں بلکہ ان سے اختلاف کرنے والوں کے خلاف بھی بیان داغ رہے ہیں۔ حال ہی میں قادیانیوں کے نیم سرکاری ہفت روزہ "لاہور" کا مئی ۸۶ء کے اداریہ میں سال رواں کے آخر تک انتخابات کے عنوان کے تحت کہا گیا ہے۔

"پاکستان پیپلز پارٹی کی قائم مقام چیئرمین کے پنجاب، سرحد، سندھ، بلوچستان کے بڑے بڑے شہروں میں عظیم اجتماعات میں شریک ہو کر از سر نو عام انتخابات کے انعقاد کا مطالبہ کرنے والوں کو "مٹھی بھر افراد" قرار دینا تو ویسے ہی منطقی طور غیر معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ شریک نہ ہونے والوں کے لیے اس سے بھی کوئی خفیف اصطلاح تراشنی ہوگی اور نہ ان سیاسی بزر جمہروں سے ہی اتفاق کیا جا سکتا ہے جنہوں نے اہل وطن کی اکثریت کو "تماش بین" اور "ڈگڈگی پر ناچنے والے" قرار دینے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی"

ہمیں اس پر اعتراض نہیں کہ مس بے نظیر قادیانیوں کی حمایت کیوں حاصل کر رہی ہیں۔ لیکن اگر ان کو اپنے مرحوم باپ سے واقعی محبت اور لگاؤ ہے۔ تو ہم انہیں یاد دلانا چاہتے ہیں کہ جب آپ کے والد گرامی کے خلاف عدالتی کارروائی ہو رہی تھی تو قادیانیوں نے اپنے گماشتوں کے ذریعہ معلوم کر لیا کہ بھٹو صاحب کو پھانسی یقینی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے مذہب کے بانی مرزا غلام احمد کی کتاب کا اقتباس شائع کیا جس میں ایک مبہم سی عبارت شائع کر کے اس کی تاویل یہ کی کہ مرزا کی پیش گوئی ہے کہ بھٹو نے چونکہ میری جماعت کے خلاف کارروائی کی تھی اس لیے یہ کتا عبرت ناک طریق سے مارا جائے گا۔ اصل اقتباس یوں ہے۔

مرزا کو الہام ہوا۔ کلب یموت علیٰ کلب یعنی کتا ہے جو کتے کے عدد حروف تہجی کے مطابق مرے گا۔ اس میں اپنے دشمن کو کتا دکھایا گیا۔ اور کتے (کلب) کا حروف تہجی سے 52 عدد بنتا ہے۔ جو کتے کے عدد یعنی کلب کے حروف تہجی کے مطابق 52 سال کی عمر میں مارا جائے گا۔ بھٹو صاحب اس وقت 52 سال کے ہونے والے تھے۔ قادیانیوں کو حکومت کے تیور معلوم ہو چکے تھے اس لیے کوئی صاف واضح پیش گوئی تو نہیں مل سکتی تھی۔ ہمیشہ کی طرح مرزا کی طلائی مبہم اور ہر طرح مجمل کی ضرورت کے مطابق پیشگوئیوں سے پُر کتابوں میں سے گول مول عبارت نکال کر تاویل کر کے بھٹو صاحب پر فٹ کر دی۔

باقی صفحہ ۲۵ پر

پاکستان اور قادیانیوں کے خطرناک عزائم

از زاہد اسد، حسن آباد

گذشتہ سے پیوستہ

پاکستان بن گیا۔ قادیانی غائب و خاسر ہو گئے۔ اب انہوں نے سالمیت کو نقصان پہنچانے اور اس کی جڑیں کاٹنے کے منصوبے بنانے شروع کر دیئے۔ اس مقصد کے لئے سب سے پہلے دو کام کئے گئے۔

(۱) چنیوٹ ضلع جھنگ کے قریب دریائے چناب کے پار فیصل آباد اور سرگودھا کے وسط میں گورنر پنجاب سر فرانسس موڈی سے کوڑیوں کے بھاؤ ۱۰۳۴ ایکڑ زمین لے کر ربوہ آباد کیا۔ جس کا پورا انتظام ایک ریاست کے مشابہ ہے کہا جاتا ہے کہ ربوہ میں اتنا اسلحہ ہے کہ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں بھی اتنا اسلحہ نہ ہوگا۔ ہر مرزائی کیلئے مسلح ہونا "احکام خلافت" کی رو سے لازم قرار دیا گیا۔

(۲) پاکستان بننے سے پہلے قادیانی اخبار "الفضل" نے کبھی فوجی بھرتی کے پروگرام شائع نہیں کئے تھے۔ لیکن پاکستان بن جانے کے بعد "الفضل" میں فوجی بھرتی کے پروگرام شائع ہونے لگے۔ بالخصوص ان علاقوں کے پروگرام جہاں مرزائی رہ رہے تھے۔ اور جس دستے کے ریکروٹنگ آفیسر مرزائی ہوتے۔ مرزا محمود کا خیال تھا۔ کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے کہ اس کی حکمرانی بالآخر فوج کے ہاتھ میں ہوگی۔ لہٰذا احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ فوج میں اس کثرت سے شامل ہو جائیں کہ بالآخر فوج انہی کی ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ تینوں افواج میں آج قادیانیوں کی کثرت ہے اور بڑے بڑے فوجی قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ قادیانی پاکستان ایئر فورس میں ہیں اور وہاں قادیانی تبلیغ کا کام زور و شور سے جاری ہے۔ فوج کے علاوہ قادیانی دوسرے بڑے بڑے محکموں میں بھی گھسے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کے خلیفہ نے حکم جاری فرمایا تھا۔ کہ

"جب تک سارے محکموں میں ہمارے آدمی نہ ہوں ان سے جماعت پوری طرح کام نہیں لے سکتی۔ مثلاً موٹے موٹے محکموں میں فوج ہے۔ پولیس ہے۔ ایڈمنسٹریشن ہے ریلوے ہے۔ فنانس ہے۔ اکاؤنٹس ہے۔ کسٹمز ہے۔ انجینئرنگ ہے۔ یہ آٹھ دس موٹے موٹے محکمے ہیں جن کے ذریعے جماعت اپنے حقوق محفوظ کرا سکتی ہے اور پیسے بھی اس طرح کمائے جا سکتے ہیں کہ ہر صیغے میں ہمارے آدمی موجود ہوں۔ اور ہر طرح ہماری آواز پہنچ سکے"۔ (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء)

قادیانیوں نے پاکستان کو توڑنے میں نہ کوئی کسر چھوڑی اور نہ ہی کوئی کسر چھوڑ رہے ہیں۔ ان کا رابطہ نہ صرف پاکستان دشمن عناصر کے ساتھ ہے بلکہ ان کا اپنا پروگرام بھی بڑا پر یقین ہے۔ پاکستان بننے کے بعد ابتدا ہی میں ان لوگوں کا پروگرام بڑا پر یقین تھا۔ مثلاً

(۱) ۱۹۵۲ء کو گذرنے نہ دیجئے جب تک احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جا سکتی۔ اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آگرے (الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۵۲ء)

(۲) وقت آنے والا ہے جب یہ لوگ (مخالفین و منکرین) مجرموں کی حیثیت میں ہمارے سامنے کھڑے ہوں گے۔ (الفضل ۲۹ جولائی ۱۹۵۲ء)

(۳) اپنا یا بیگانہ کوئی اعتراض نہ کرے۔ یہ فساد نہیں۔ ہو رہا ہے جو میں نے کہا ہے۔ اور وہ ہی ایک دن ہم کرکے رہیں گے۔

وہ کیا تھا مرزا صاحب نے ۲۳ جولائی ۱۹۴۸ء کو یعنی پاکستان بننے کے پونے گیارہ ماہ بعد کوئٹہ میں ایک خطبہ دیا جس میں اعلان فرمایا کہ وہ بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانا چاہتے ہیں۔ پھر بھی اعلان مرزا صاحب نے دوبارہ ۵ جولائی ۱۹۵۰ء کو ایک خطبہ میں کیا۔ اور اس کا اعتراف منیر انکوائری کمیٹی کے روبرو بھی کیا۔ چنانچہ رپورٹ مذکورہ میں اس پر نقد و بحث موجود ہے کہ

"مرزا محمود نے کوئٹہ میں جو تقریر کی وہ ذہن مخاطب بھر فریب آل اندیشانہ اور اشتعال انگیز تھی انہوں نے اپنے پیروں کو ہدایت کی۔ کہ تبلیغ احمدیت کے پروپیگنڈہ کو تیز کر دیں۔ تاکہ ۱۹۵۲ء کے آخر تک پوری مسلم آبادی احمدیت کی آغوش میں آجائے۔ ظاہر ہے کہ اس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا لازمی تھا"۔ (رپورٹ کاردوائی ص ۲۸)

مرزا صاحب نے مزید اعلان کیا کہ۔

"میں جانتا ہوں۔ کہ اب یہ صوبہ بلوچستان ہمارے ہاتھوں نکل نہیں سکتا یہ ہماری شکار گاہ ہوگا۔ دنیا کی ساری قومیں مل کر بھی ہم سے یہ علاقہ نہیں چھین سکتیں"۔

مرزائی گروپ نے پاکستان کی ان شخصیات کو ہراساں یا ختم کرنے کی بھی کوشش کی ہے جنہوں نے اس (رقبے) کے خلاف سوچنے کی بھی زحمت گوارا کی۔ اس سلسلے میں

نواب آف کالاباغ کے قتل میں اصل اور خفیہ ہاتھ کس کا تھا؟

پاکستان کے پہلے وزیراعظم نواب زادہ لیاقت علی خان اور پنجاب کے سابق گورنر نواب آف کالاباغ امیر محمد خان کا نام لیا جاتا ہے۔ اول الذکر پاکستان کے پہلے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں کو وزارت سے الگ کرنے کا فیصلہ کر رہے تھے اور موخر الذکر نے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان مرحوم کو یہ مشورہ دیا تھا کہ

(۱) ان کے گرد و پیش لادین عناصر جمع ہو گئے ہیں

(۲) ان کے مزاج میں قادیانی دخیل ہوتے جا رہے ہیں

نواب آف کالاباغ کے قتل کی ایک وجہ ان کی مرزا ایم ایم احمد سے وہ سخت گفتگو بھی بیان کی جاتی ہے جو انہوں نے مرکزی کابینہ کی ایک میٹنگ میں کی اس کا واقعہ یوں ہے کہ میٹنگ میں ایم ایم احمد نے زور دیا کہ حکومت اس ملک

کے لئے زحمت و مصیبت کا باعث ہو گئے ہیں۔ انہیں گربہ کشتن روز اوّل کے مصداق کھونٹے پر باندھا جائے۔ ساری کابینہ متفق نظر آرہی تھی۔ کہ مسٹر اے ٹی ایم مصطفیٰ نے شدت سے مخالفت کی اور یہاں تک فرمایا کہ "ملک آزاد میں اسلام کی مخالفت ہو رہی ہے کوئی غلط فیصلہ ہوا تو وہ کابینہ سے استعفیٰ دے دیں گے"۔ اسی اجلاس میں نواب کالاباغ نے ایم ایم احمد کو گھورتے ہوئے کہا۔ کہ جن مولویوں سے آپ نالاں ہیں۔ ان کی خطا کیا ہے۔ یہی کہ وہ اس ملک میں اللہ و رسولؐ کا نام لیتے ہیں۔ آپ کو وہ لوگ نظر نہیں آتے جو یہاں نبوت کا کھڑاگ رچا کر خلافت بنائے بیٹھے ہیں اور میری معلومات کے مطابق ان کے خطرناک سیاسی منصوبے اس ملک (پاکستان) کو تہس نہس کرنے کی خفیہ کوششوں کا حصہ ہیں" نواب کالاباغ کی اس گھرکی پر یہ مسئلہ ختم ہو گیا۔ لیکن مرزائیوں کی سازشیں شروع ہو گئیں۔ نواب صاحب کو گورنری سے الگ کروا دیا گیا اور بعد میں گولی مروا دی گئی۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری (مفکر ختم نبوتؐ) امیر شریعت کے قتل کے لئے ایک شخص راجندر سنگھ آتش کو مقرر کیا گیا۔ لیکن وہ ضمیر کی سرزنش پر منحرف ہو گیا۔ اور اس نے مرزائیوں کی سازشوں کا انکشاف کر دیا۔ ۱۵ جنوری ۱۹۵۲ء کے الفضل میں مرزا محمود نے اعلان کیا کہ

"آخری وقت آن پہنچا ہے۔ ان علمائے حق کے خون کا بدلہ لینے کے لئے جن کو یہ علماء قتل کراتے آئے ہیں اب ان کے خون کا بدلہ لیا جائے گا"

مرزا محمود نے ان علماء کے نام بھی لکھے ہیں۔ جن سے علمائے حق کے خون کا بدلہ لینے کا اعلان کیا ہے وہ نام یہ ہیں۔

(۱) سید عطاء اللہ شاہ بخاری

(۲) ملا احتشام الحق تھانوی

(۳) ملا عبدالحامد بدایونی

(۴) ملا مفتی محمد شفیع (۵) ملا مودودی۔

اب بھی اس امت کا پاکستان کش منصوبہ ختم نہیں ہوا ہے تمام غیر اسلامی طاقتیں ان کی پشت پناہی کر رہی ہیں اور یہ پشت پناہی اس جماعت کے آغاز سے لے کر اب تک ہو رہی ہے۔ مثلاً

(۱) **برطانیہ**۔ جنہوں نے اسلامی اتحاد کو توڑنے اور دین میں رخنہ ڈالنے کے لئے اس جماعت کے بانی کو نبی بنایا اور پھر مخالفوں اور دشمنوں سے اس کی حفاظت کرتے رہے۔ اب تک یہ طاقت اس امت کی پشت پناہی کر رہی ہے۔

(۲) **امریکہ**۔ یہ بھی اسلام دشمن عناصر میں سے ایک ہے۔ یہودیوں کے لئے فلسطین بنانے میں اس کا بڑا ہاتھ ہے۔ اب بھی فلسطینی عربوں کی مخالفت اور اسرائیلی یہود کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوتؐ میں مسلمان علماء نے دوسرے مطالبات کے علاوہ یہ مطالبہ بھی کیا کہ سر ظفر اللہ خاں (قادیانی) وزیر خارجہ کو وزارت سے علیحدہ کیا جائے۔ اور خواجہ ناظم الدین سے اپنا مطالبہ پیش کیا۔ خواجہ ناظم الدین نے علماء کے اس مطالبے کی تکمیل سے معذوری ظاہر کی۔ اور کہا۔ کہ

"اگر سر ظفر اللہ خاں کو وزارت سے نکال دیا گیا تو امریکہ گندم کی فراہمی بند کر دے گا"۔ اب تک امریکہ کی مرزائیت پروری جاری ہے۔

(۳) **اسرائیل**۔ عربوں کے لئے یہ ملک جتنا خطرناک ہے۔ اس سے زیادہ پاکستان کے لئے خطرناک ہے۔ اسرائیل میں کسی شخص کو بھی تبلیغ مذہب کی اجازت نہیں ہے مگر اس قادیانی امت کے لئے اس کی اجازت ہے اسرائیلی فوج میں مرزائیوں کا کوٹہ مخصوص ہے۔ اسرائیل میں قادیانیوں کا مذہبی پیشوا بیٹھتا ہے جبکہ موجودہ خلافت لندن میں ہے

(۴) ہندوؤں اور انگریزوں نے تو اس فرقہ کی بنیاد رکھی ہے ان کی ہمدردیاں بھی اس جماعت کے ساتھ ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ قادیانی امت کے ذہن میں اور بھی پاکستان دشمن منصوبے پروان چڑھ رہے ہوں۔ جن تک ابھی کسی کی نظر نہ گئی ہو مگر کیا ان کا یہی کردار اسلام دشمنی اور پاکستان دشمنی کے لئے ایک واضح ثبوت نہیں ہے۔ اگر ان کو لگام نہ دی گئی تو (خاکم بدہن) یہ پاکستان کو ملیامیٹ کر سکتے ہیں۔ اور اگر پاکستان ختم ہو گیا تو مسلمان امتؐ مرزائی امتؐ میں تبدیل ہو جائے گی۔ اور

ہماری داستان تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

مولانا محمد سلیمان طارق کو صدمہ

ملک کے نامور خطیب مولانا محمد سلیمان طارق کے جواں سال صاحبزادے قاری خالد محمود طارق بقضائے الٰہی رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی عمر ۲۶ سال تھی قرآن پاک کے بہترین حافظ قاری تھے جہانیاں منڈی کے قریب مدرسہ عربیہ اسلامیہ بخاری نگر میں شعبہ تجوید و قرأت اور حفظ ناظرہ کے صدر مدرس تھے مرحوم کی رحلت کی خبر آناً فاناً پورے علاقہ میں پھیل گئی قرب و جوار اور علاقہ کے ہزاروں مسلمانوں نے جنازہ میں شرکت کی۔ نماز جنازہ استاذالعلماء فخر المحدثین حضرت مولانا علامہ محمد شریف صاحب کشمیری دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھائی مرحوم کی رحلت جہاں مولانا محمد سلیمان طارق کے لیے حادثہ فاجعہ ہے۔ وہاں قرآن پاک پڑھنے پڑھانے والوں میں بھی ایک بہت بڑا خلا ہے۔

موصوف کی رحلت کی خبر جب مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پہنچی تو مجلس کے مرکزی مبلغین کا ایک اہم اجلاس ہو رہا تھا اجلاس میں موصوف کے لیے قرآن خوانی کی گئی۔ اور دعائے مغفرت کی گئی اور مجلس کے مرکزی راہنماؤں مولانا عبدالرحیم اشعر۔ مولانا عزیز الرحمان جالندھری کی ہدایات پر مجلس کے مبلغین کا وفد جو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور حافظ احمد بخش رحیم یار خان پر مشتمل تھا۔ جہانیاں گیا اور مولانا محمد سلیمان طارق سے تعزیت کی۔ ادارہ ختم نبوتؐ موصوف کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائیں اور مولانا طارق سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

ملکۂ کوہسار مری کی ڈائری

رپورٹ قاری محمد سیف اللہ سیفی۔ مری

○ — مری کی زمین قادیانیت پر تنگ کر دی گئی

○ — تین قادیانی فوجی افسر مری سے تبدیل کر دیئے گئے۔

○ — عالمی مجلس کی عظیم کامیابی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل مری کے امیر مجاہد ختم نبوت الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی کی طرف سے شروع کی گئی ڈھائی ماہ قبل کی کوششوں کی بدولت رب ذوالجلال کے فضل و کرم سے مری سے دو قادیانی کرنیلوں (کرنل خواجہ حلیم اور کرنل اختر مرتضیٰ) اور سیسل ہوٹل مری کے قادیانی مینیجر ماجد احمد کی چھٹی ہو گئی۔ اور یہ تینوں مرتد مری سے تبدیل کر دیئے گئے۔ ۱۵ مارچ کو لارنس کالج سکول کلڈنہ کیمپ مری میں ایک قادیانی بریگیڈیئر نصیر احمد کی آمد سے ان قادیانیوں کے گھر گھی کے چراغ جلنے شروع ہو گئے تھے۔ لیکن خدا کے فضل سے مری مجلس نے قاری محمد اسد اللہ عباسی کی قیادت میں جو موثر کوششیں کیں ان کی بدولت یہ تینوں قادیانی تبدیل کر دیئے گئے! الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی گذشتہ اڑھائی ماہ سے ان قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کے بارے میں حکام کو برابر مطلع کرتے رہے ان حکام میں صدر مملکت۔ وزیر اعظم۔ وائس چیف آف آرمی سٹاف۔ انسپکٹر جنرل A.H.Q گورنر پنجاب وزیر اعلیٰ پنجاب۔ کمشنر راولپنڈی ڈویژن۔ ڈی سی راولپنڈی مقامی انتظامیہ۔ ارکان سینٹ مولانا سمیع الحق، قاضی عبداللطیف ممبران قومی اسمبلی مولانا عبدالحق صاحب۔ محمد اسلم کھچیہ صاحب اور تمام انجینئر شامل ہیں۔ قاری صاحب مجلس کا روزانہ اجلاس کرتے رہے۔ ہر جمعہ کے دن مری شہر و مضافات میں قرار دادیں پاس ہوتی رہیں۔ علاوہ ازیں ملاقاتوں کے ذریعے بھی حکام کو قادیانیوں کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے رہے جس پر ان تین مرتدوں کا تبادلہ ہوا۔

الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی نے ۳ اپریل کو جامع مسجد المرتضیٰ سنی بنک مری میں مجلس عمل کا ایک اجلاس بلایا جو مولانا قاری محمد طیب خلف الرشید مولانا حافظ غلام محمد مدنی مدظلہ کی صدارت میں ہوا۔ جس میں علماء اور معززین نے ۱۱ اپریل کو راست اقدام کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کی اطلاع ملتے ہی قائم مقام ن۔ م چوہدری محمد اسلم اجلاس میں تشریف لائے انہوں نے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی نے بریگیڈیئر نصیر احمد قادیانی کی سازشوں سے انہیں تفصیلاً باخبر کرتے ہوئے کہا کہ یہ قادیانی جب آرمی سکول میں پہنچا تو پہلے قدم کے طور پر اس نے بند سینما دوبارہ کھولنے کا حکم دیا اور جبراً مسلمان آفیسروں اور جوانوں کو فلم بینی کے لئے مجبور کیا اکثر نے انکار کیا تو اس نے کہا کہ تم دیکھو یا نہ دیکھو تمہاری تنخواہ سے سینما بینی کی رقم کاٹ لی جائے گی پھر اس بدبخت نے کیمپ میں بے حیائی کا کلب بھی کھول دیا۔ مرزائی معبد پہ دار الذکر کے الفاظ لکھوائے اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعے پمفلٹ تقسیم کروائے۔ اس پر انتظامی افسر کو پمفلٹ بھی دکھایا گیا۔ جس پر اس قادیانی بریگیڈیئر کے خلاف مکمل رپورٹ حکام کو ارسال کی گئی ۵/۴/۸۶ کو رات کے وقت مقامی انتظامیہ سے الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی کی قیادت میں مجلس عمل کے وفد نے مذاکرات شروع کئے۔ انتظامیہ کے وفد میں اسسٹنٹ کمشنر صاحب مری جناب احمد نذیر، ڈی ایس پی مری اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ مری شامل تھے، جبکہ مجلس کے وفد میں قائد وفد الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی، جناب احمد غنی صدر انجمن تاجران، راجہ محمد ممتاز عباسی سالار جمعیت علماء اسلام اور جناب محمد حسین شوکت جنرل سیکرٹری انجمن تاجران مری شامل تھے۔ تین گھنٹے کے مذاکرات میں قاری صاحب نے انتظامی افسروں کو بتایا کہ اب صورتحال اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے جذبات کے اظہار سے روکنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے کیونکہ مجلس کا اصل مطالبہ قادیانی بریگیڈیئر اور PAF موڑ لوئر ٹوپہ ہائی سکول کے قادیانی پرنسپل کی برطرفی ہے اس لئے جب تک اس پر عمل نہیں ہوتا مسلمانان مری چین سے نہیں بیٹھ سکتے۔ چونکہ قانونی طور پر انتظامیہ آرمی کے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی اس لئے مقامی انتظامیہ نے مری کی سنگین صورت حال سے اپنے اعلیٰ حکام کو باخبر کر دیا انہوں نے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اسی اثنا میں مری کے جنرل کمانڈنگ آفیسر G.O.C صاحب سے رابطہ ہوا۔ انہوں نے ۶/۴/۸۶ کو ۱۰ بجے مذاکرات کرنے کے لئے کہا مجلس کا یہ وفد G.O.C صاحب کے پاس پہنچا۔ قاری محمد اسد اللہ عباسی نے ان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا۔

انہوں نے آرمی حکام کو مطلع کرنے کا پختہ وعدہ کیا اور کہا کہ انشاء اللہ مجلس کا یہ مطالبہ ضرور مان لیا جائے گا۔ آپ راست اقدام کو مؤخر کر دیں امیر مجلس مولانا عباسی نے کہا کہ ہم جمعہ کو ختم نبوت کنونشن کریں گے۔

اس میں لائحہ عمل لہٰذا مسودہ طے کریں گے۔ لیکن یہ بات بالکل پختہ ہے کہ جب تک ان دونوں قادیانیوں کو مری سے تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ حالات سازگار نہیں ہو سکیں گے۔ مجلس کے جیالے کارکنوں نے اب اپنے مطالبات کو شہر کی دیواروں اور دروازوں پر لکھنا شروع کر دیا ہے۔ الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی نے مرکزی مجلس عمل کے قائدین سے ایک بار پھر اپیل کی کہ مری کے اداروں کو قادیانیت کی یلغار سے بچانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ قاری محمد اسد اللہ عباسی اور مری کے تمام علماء نے ہفت روزہ ختم نبوت کے مدیر اور عملے کو خراج تحسین پیش کیا کہ انہوں نے مری کے حالات پر ارسال کیا جانے والا مضمون شائع کر کے اہل مری کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

●●

تحقیقی جواب

امریکی قادیانی مبلغہ کا خط اور [illegible]

ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدۂ ختم نبوت کے لئے بیرون ملک جہاں مرد مصروف جہاد ہیں۔ وہاں مسلم خواتین بھی پیچھے نہیں ہیں۔ لاس اینجلز امریکہ میں مقیم محترمہ کوکب سید صاحبہ ختم نبوت کی ایک کامیاب مبلغہ ہیں وہاں ان سے قادیانی مبلغات کی گفتگو بھی ہوتی ہے اور خط وکتابت بھی۔ ایک قادیانی مبلغہ عتیقہ سے ان کی خط وکتابت کا سلسلہ جاری ہے۔ ذیل میں جو خط دیا جا رہا ہے۔ وہ قادیانی مبلغہ کے خط کے جواب میں ہے۔ جو قارئین کے استفادے کے لئے ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے (ادارہ)

محترمہ عتیقہ صاحبہ

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

آپ کا بھیجا ہوا لٹریچر اور منصہ سے بھرا ہوا خط ملا۔ مجھے پڑھ کر بے حد افسوس ہوا کیونکہ میرا مقصد آپ کی دل آزاری قطعاً نہ تھا۔ صرف چند حقائق سے آگاہ کرنا مقصود تھا۔ پھر اگر حقائق تلخ ہوں تو میں مجبور تھی ویسے اگر آپ مجھے یہ بتا سکیں کہ میں نے آپ کے بزرگوں کے لیے کون سا لفظ توہین آمیز استعمال کیا یا کیا میں نے شرافت اور اسلامی تہذیب کو ملحوظ نہیں رکھا۔ تو بہت مشکور رہوں گی۔

آپ نے قرآن مجید کے لفظ "توفی" پر بہت زور دیا ہے اور پھر اس کو غلط مفہوم دے کر اپنی ساری بحث کا دارومدار بنایا ہے۔ جب کہ آپ کے علماء کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ توفی کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔

وفات دینا۔ سلا دینا۔ اور پورا پورا لینا

تو پھر آپ لوگ اس کے وہ معنی کیوں نہیں کرتے جو کہ تمام آئمہ مفسرین نے کئے ہیں۔ اور جو قرآن پاک اور احادیث صحیحہ کے مضامین سے زیادہ مطابقت رکھتے ہیں۔

دیکھئے رئیس المفسرین ابن جریر جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۸۴

"اس کی تشریح یہ سب سے زیادہ صحیح قول ہمارے نزدیک یہ ہے کہ میں تجھے زمین سے لینے والا ہوں۔ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات منقول ہیں کہ حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے زمین پر رہیں گے اور پھر وفات پائیں گے"

ابن جریر طبری نے اس بحث میں کہ سب اہل کتاب حضرت عیسیٰ پر حضرت عیسیٰ کی وفات سے قبل ایمان لے آئیں گے آیت قرآنی "وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہٖ" (سورۃ النساء ۱۵۷) میں قبل موتہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ کی طرف لوٹائی ہے اور لکھے

تفسیر ابن جریر جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۹ میں

"اولیٰ ھذا الاقوال بالصحۃ" (اس باب میں جتنے اقوال ہیں ان سب سے زیادہ صحیح ٹھہرایا ہے۔

کیا اب بھی ابن جریر کے عقیدہ حیات مسیح کے بارے میں شک ہے۔ مرزا صاحب نے ابن جریر کو نہایت معتبر ائمہ حدیث مانا ہے (چشمہ معرفت صفحہ ۲۵۰ حاشیہ) اور رئیس المفسرین بھی کہا ہے آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۸

سوال کا فیصلہ قبول کرنے پر تو پھر کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے۔

شیخ محمد طاہر مجمع البحار میں لکھتے ہیں۔ (اس کا ترجمہ بحوالہ آپ کے بھیجے ہوئے لٹریچر میں بھی ہے)

"حدیث شریف میں بھی ہے کہ عیسیٰ حکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ یعنی اس شریعت مطہرہ کے مطابق فیصلہ کرنے والے حاکم کی حیثیت سے نہ کہ مستقل نبی کی حیثیت سے۔ اور اکثر کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فوت نہیں ہوئے امام مالک نے فرمایا کہ ۳۳ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ غالباً امام کی مراد ان کا رفع آسمانی ہے۔ حقیقتاً موت ہونا نہیں بہرحال وہ آخری زمانے میں دوبارہ آئیں گے کیونکہ ان کے نزول کی خبر متواتر ہے" (جاری ہے)

بقیہ: بے نظیر

محترمہ مس بے نظیر صاحبہ! شاید آپ کو یاد آیا کہ نہیں، وہی قادیانی ہیں جنہوں نے آپ کے والد کی دردناک رحلت پر خوب جشن منایا تھا۔ اپنے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۷۹ء میں خوشیوں کے قصیدے گائے گئے تھے کہ قادیانیوں سے ٹکر لینے والا کیسی دردناک موت مارا گیا، پھر انہوں نے جگہ جگہ پوسٹر چھپوائے۔ لوگوں کو بائی پوسٹ بھیجے اور ان پوسٹروں میں مرزا کا الہام درج کیا گیا تھا۔ "کلب یموت علی کلب"۔ جس امت کے نبی نے آپ کے والد کو الہاماً کتا کہا ہے اس کی امت سے آپ کیا نیک توقعات رکھتے ہیں۔ دوسرے یہ بھی دیکھئے کہ آپ کی پارٹی کے ارکان آپ کے مونس وہمدرد حضرات، آپ کے خاندان کے افراد اور سب سے بڑھ کر آپ کے عزت مآب کی روح اپنی عزت مندیٰ سے کیا توقع رکھتی ہے!

مندرجہ بالا اخبار میں پیپلز پارٹی کی قصیدہ خوانی کرتے ہوئے پیر پگاڑا کے ریمارکس پر تنقید کی گئی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا "پیپلز پارٹی کے ساتھ عوام کا سیلاب ہے تو یہ سیلاب ڈرائنگ روم (ناچنے والوں) کا ہے اور "ڈرائنگ روم" کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، سیاست میں "فور سائٹ" ہونی چاہیے، یہ تو کیک سائٹ" ہے۔

آگے چل کر "لاہور" قادیانی ہفت روزہ عمران اسمبلی سے یوں خطاب کرتا ہے۔

"اس صورت حال میں ان حضرات کے پاس اپنی رکنیت کی میعاد پوری کرنے پر اصرار کا کیا جواز رہ جاتا ہے کیا یہی ایک بات اس امر کی متقاضی نہیں کہ تمام ارکان اسمبلی دوبارہ جماعتی بنیادوں پر ہونے والے انتخابات میں حصہ لیں کیا اب تو منتخب ہو کر مسلم لیگ میں شمولیت کے بعد سیاست ان کے لیے شجر ممنوعہ بھی نہیں رہی۔

بقیہ : بزم ختم نبوت

بات کو شائع کریں اور النور سوسائٹی کے مسلمانوں کو بھی اس سلسلے میں بیدار کریں اور قادیانیوں کو اس عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ کے بورڈ BOARDS کو اتروا کر قادیانیوں کو لگام دیں اور ان کا ناطقہ بند کریں منظور رضا

النور سوسائٹی کراچی

بقیہ : اخلاق کی اہمیت

آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا دین کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اخلاق عالیہ وہ دائیں بائیں سے بار بار یہی آ کر پوچھتا رہا اور آپ یہی جواب دیتے رہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ دین یہی ہے کہ تم غصہ میں نہ لاؤ، اسی طرح آپ کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ جس کو اللہ نے حسنِ صورت اور حسنِ سیرت سے نوازا وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے۔ آپ سے لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے، رات کو نماز پڑھتی ہے۔ لیکن بے بدخو پڑوسیوں کو اپنی زبان سے رنج پہنچاتی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی جگہ دوزخ ہے اور فرمایا بری عادت عبادت کو یوں ضائع کر دیتی ہے، جیسا کہ سرکہ شہد کو اور حضورؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ نیک اخلاق گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں، جس طرح آفتاب برف کو۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ فرماتے ہیں، کہ میں آپ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کل میں نے ایک عجیب معاملہ دیکھا میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا جو زانو کے بل پڑا تھا۔ اللہ اور اس کے درمیان حجاب تھا۔ اس کے نیک اخلاق نے اگر وہ حجاب دور کر دیا اور اس کو اللہ کے حضور پہنچا دیا۔ آپؐ نے فرمایا نیک اخلاق کے سبب انسان صائم الدھر اور قائم اللیل کا درجہ پا لیتا ہے، اور قیامت کے دن بڑا درجہ حاصل کرے گا۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اخلاق حسنہ سے مالا مال کر دے۔ آمین۔

بقیہ : کرامت

اخباروں میں جلی عنوانات سے تشہیر کی گئی اور اس کے ہر جگہ چرچے رہے ہیں۔ یہ مزارات گمنام افراد کے بھی نہ تھے۔ یہ نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مشہور و معروف صحابہؓ کے مزار تھے جن کو پہلے بھی لوگ جانتے تھے۔ ہر شخص ٹھنڈے دل سے غور کرے۔ کیا علم عقل تجربہ۔ قیاس اور سائنس کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟ کیا کوئی صاحب عقل و ہوش جس کے دل میں ذرا سا بھی شمہ بھر حق و انصاف ہے اس سے انکار کر سکتا ہے؟ بالیقین جس کے دل میں جستجوئے حق کی تڑپ اور تلاش حقیقت کا جذبہ ہوگا وہ اقرار کرے گا کہ اللہ کا دین اسلام سچا ہے۔

بقیہ : اداریہ

میں مقیم تھا۔ انہی دنوں میری غیر مسلم کا فرد مرتد مرزا غلام احمد کے پوتے آنجہانی مرزا ناصر احمد سے پہلی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ وہ برانڈرتھ والے احمدیہ ہوسٹل میں ہوا کرتے تھے۔ میری ان سے دوستی ہو گئی۔ اکثر فنون لطیفہ اور شاعری پر باتیں ہوا کرتی تھیں وہ اکھنڈ بھارت کے قائل تھے اور قائداعظم کو اپنا لیڈر تسلیم نہیں کرتے تھے،،

(ہفت روزہ چٹان لاہور صفحہ ۱۸ جولائی ۱۹۸۶ء)

مذکورہ بالا حقائق سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ قادیانی پاکستان کے خیر خواہ نہیں دشمن ہیں وہ پھر سے اکھنڈ بھارت بنانا چاہتے ہیں یا ایک نئی قادیانی مملکت کی کوشش کر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا بیانات کی روشنی میں جب ہم ملک میں خصوصاً صوبہ سندھ اور سرحد میں پائی جانے والی بے اطمینانی خوف و ہراس، غنڈہ گردی، ڈکیتی کی وارداتوں اور بموں کے دھماکوں پر غور کرتے ہیں تو ان کے پس پردہ قادیانیوں کی سازش کارفرما نظر آتی ہے اور جو لوگ ایسی کارروائیوں میں مصروف ہیں، وہ قادیانیوں کے ہاتھ میں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔ قادیانیوں کا اس سے مقصد عوام میں بے اطمینانی پیدا کر کے ان کے ذہنوں کو ایک نئی تبدیلی (جو قادیانیوں کے حق میں ہو) کے لئے تیار کرنا ہے۔

شیزان

گستاخانِ رسولؐ قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے۔ اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان عاشقِ رسولؐ کا فرض ہے

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

لٹریچر کی اشاعت میں حصہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ـــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

الحمد للہ ـــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ۔ ملتان
فون ـــــ 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳، پاکستان۔ فون ـــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

۱۔ الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

۲۔ الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3221

دوسری سالانہ

عالمی ختم نبوت کانفرنس

لندن

مورخہ 27 جولائی 1986ء بروز اتوار صبح 9 بجے تا شام 7 بجے

زیر سرپرستی
مخدوم المشائخ حضرت
مولانا خان محمد
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حسب سابق امسال بھی اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں عالم اسلام کے مقتدر علماء، مشائخ، دانشور، غیر ملکی نمائندگان شرکت فرمائیں گے۔
اسلامیان برطانیہ سے اپیل ہے کہ وہ اس عظیم ملی اجتماع میں جوق در جوق شرکت فرما کر ختم نبوت دوستی کا ثبوت دیں۔

زیر صدارت
پیر طریقت الحاج مولانا
محمد یوسف متالا برطانیہ
جانشین حضرت شیخ
مولانا **محمد ارشد مدنی** بھارت

بمقام: ویمبلے ہال

- فضیلۃ الشیخ مولانا عبد الحفیظ مکی نائب امیر دوئم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (قائد وفد)
- خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صدر شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- خطیب ختم نبوت جناب عبد الرحمٰن یعقوب باوا ایڈیٹر ہفتہ وار ختم نبوت، کراچی
- فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر مشتمل چار رکنی وفد اس کانفرنس کے بعد یورپی ممالک کینیڈا، امریکہ کا رد قادیانیت کے سلسلہ میں دورہ کرے گا اور ختم نبوت کی ضرورت و اہمیت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پیغام کو دنیا کے کونہ کونہ پہنچانے کی سعادت حاصل کرے گا۔

عنوانات

ختم نبوت ○ حیات عیسیٰ علیہ السلام
کذب مرزا قادیانی ○ مرزائی
جارحیت اور اس کا تدارک۔
کے علاوہ ایمان پرور و ایمان افروز حقائق
افروز عنوانات پر شاندار خطابات ہوں گے

رابطہ کے لئے

دار العلوم ہولکمب بری
070-682-6106/8

مولانا لطف الرحمٰن بریڈفورڈ
0274-724819

مولانا عبید الرحمٰن مکی مسجد شیفیلڈ
0742-582348

اسلامک اکیڈمی مانچسٹر
061273-1145

مفتی مقبول احمد گلاسگو
041-429 7171

مولانا بلال پٹیل لندن
01-673-0445

مولانا احمد علی لیسٹر
0533-532251

مولانا قاری اسماعیل کارڈف
222-387917

الداعی: جوانانِ ختمِ نبوت برطانیہ